بطلانِ مذہبِ شیعہ

مذہبِ شیعہ کے بنیادی چالیس عقیدے

تصنیف

امام اہلسنّت حضرت مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی نور اللہ مرقدہ

(شیعہ مذہب کے تعارف پر نہایت جامع اور محققانہ تحریر)

ترتیب وتقدیم

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

اشاعت المعارف
ریلوے روڈ فیصل آباد
پاکستان

Scanned with CamScanner

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ (القرآن)

فہرست

صفحات	عنوان

۱۔ عرضِ ناشر (اول) — ۷

(دوم)

۲۔ تمہید — ۹

۳۔ پہلا عقیدہ بدا — ۲۰

بدا کے متعلق واقعۂ اول و واقعۂ دوم

عقیدۂ بدا کے متعلق علمائے شیعہ کا اقرار۔

عقیدۂ بدا کے بارے میں علمائے شیعہ کی تاویلات اور ان کی حقیقت

۴۔ دوسرا عقیدہ۔ خدا کو حالتِ غضب میں دوست و دشمن کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ — ۳۰

۵۔ تیسرا عقیدہ خداوندِ عالم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ڈرتا تھا۔ — ۳۱

۶۔ چوتھا عقیدہ شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے۔ — ۳۱

۷۔ پانچواں عقیدہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں — ۳۲

۸۔ چھٹا عقیدہ شیعوں کے نزدیک نبیوں کی ذات میں اصول کفر ہوتے ہیں — ۳۲

۹۔ ساتواں عقیدہ۔ نبیوں میں بعض خطائیں ہوتی ہیں۔ — ۳۴

۱۰۔ آٹھواں عقیدہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مخلوق سے ڈرتے تھے۔ — ۳۵

۱۱۔ نواں عقیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے انعام کو واپس کر دیتے تھے۔ — ۳۸

۱۲۔ دسواں عقیدہ۔ انبیاء علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے طلب کرتے تھے۔ — ۳۸

			صفحہ
۱۳۔	گیارہواں[۱۱] عقیدہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جائیداد اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی	۳۹
۱۴۔	بارہواں[۱۲] عقیدہ	تحریفِ قرآن	۴۰
۱۵۔	تیرہواں[۱۳] عقیدہ	ازواجِ مطہرات طالبِ دنیا تھیں	۴۰
۱۶۔	چودہواں[۱۴] عقیدہ	حضرت علی کو ازواجِ مطہرات کے طلاق دے دینے کا اختیار تھا	۴۰
۱۷۔	پندرہواں[۱۵] عقیدہ	شیعوں کے نزدیک ازواجِ مطہرات اہلِ بیت سے خارج ہیں	۴۰
۱۸۔	سولہواں[۱۶] عقیدہ	حضراتِ صحابہ کرام مومن نہ تھے	۴۰
۱۹۔	سترہواں[۱۷] عقیدہ	بارہ[۱۲] اماموں کو رسول کا ہم پلہ تصور کرنا شیعوں کا بے حد کوئی عقیدہ ہے	۴۰
۲۰۔	اٹھارہواں[۱۸] عقیدہ	ائمہ پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتابیں پڑھ ڈالتے ہیں	۴۱
۲۱۔	انیسواں[۱۹] عقیدہ	بارہویں[۱۲] امام غائب ہو گئے	۴۱
۲۲۔	بیسواں[۲۰] عقیدہ	اماموں کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہیں	۴۱
۲۳۔	اکیسواں[۲۱] عقیدہ	امام حسین کی شہادت کے وقت فرشتوں کو غلط فہمی ہو گئی	۴۱
۲۴۔	بائیسواں[۲۲] عقیدہ	حضرت علی کے لئے حضور کی عجیب و غریب وصیت	۴۱
۲۵۔	تیئسواں[۲۳] عقیدہ	حضرت علی کا خلافِ وصیتِ رسول عمل کرنا	۴۱
۲۶۔	چوبیسواں[۲۴] عقیدہ	حضرت علی کو اپنے لشکر پر اعتماد نہ تھا	۴۱
۲۷۔	پچیسواں[۲۵] عقیدہ	اصحابِ ائمہ کے اختلافات پر شیعوں کو کوئی اعتراض نہیں	۴۲
۲۸۔	چھبیسواں عقیدہ	اصحابِ ائمہ سچائی، امانت داری اور وفاداری سے خالی ہیں	۴۲
۲۹۔	ستائیسواں[۲۷] عقیدہ	اصحابِ ائمہ نے اصولِ دین کو [illegible] کے ساتھ حاصل کیا نہ فروعِ دین کو	۴۹
۳۰۔	اٹھائیسواں[۲۸] عقیدہ	جھوٹا بولنا مذہبِ شیعہ میں بہت بڑی عبادت ہے	۵۰
۳۱۔	انتیسواں[۲۹] عقیدہ	دین کا چھپانا نہایت ضروری ہے	۵۲
۳۲۔	تیسواں[۳۰] عقیدہ	مذہبِ شیعہ میں زنا جائز	۵۴
۳۳۔	اکتیسواں[۳۱] عقیدہ	متعہ کا درجہ نماز روزہ [illegible] حج سے بڑھ کر ہے	۵۶

صفحہ

۳۴۔ [۳۲] بتیسواں عقیدہ — گالی دینا مذہب شیعہ میں نہایت مہتم بالشان عبادت ہے — ۵۸
۳۵۔ [۳۳] تینتیسواں عقیدہ — غیر مسلم عورتوں کو برہنہ دیکھنا جائز ہے — ۵۸
۳۶۔ [۳۴] چونتیسواں عقیدہ — مذہب شیعہ میں ستر عورت صرف بدن کا رنگ ہے — ۵۸
۳۷۔ [۳۵] پینتیسواں عقیدہ — عورتوں کے ساتھ خلاف وضع حرکت کرنا جائز ہے — ۵۹
۳۸۔ [۳۶] چھتیسواں عقیدہ — بلا وضو اور بلا غسل سجدہ تلاوت و نماز جنازہ جائز ہے — ۶۰
۳۹۔ [۳۷] سینتیسواں عقیدہ — مذہب شیعہ میں دغا بازی اور فریب عمدہ چیز ہے — ۶۰
۴۰۔ [۳۸] اڑتیسواں عقیدہ — ائمہ کی قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے — ۶۲
۴۱۔ [۳۹] انتالیسواں عقیدہ — نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کھالینا جائز ہے — ۶۲
۴۲۔ [۴۰] چالیسواں عقیدہ — ائمہ کا مذہب اختلاف سے بھرا ہوا ہے — ۶۳
۴۳۔ حضرت عثمان پر قرآن شریف کے جلانے کا اتہام — ۶۶
۴۴۔ مصحف فاطمہ و کتاب علی وغیرہ — ۶۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مذہب شیعہ کے بنیادی چالیس عقیدے

عرضِ ناشر (اول)

زیرِ نظر رسالہ "چالیس عقیدے" امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح کی ان علمی تحقیقات کا ایک بے حد مختصر نمونہ ہے جو حضرت موصوف نے مذہب شیعہ کے تعارف کے لئے فرمائی ہیں۔

انسان پرستی شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ بارہ اماموں کو خدائی اختیارات دینا خدا کو بداء (بھول چوک) کی تعلیم کرنا۔ سادات کی اِس قدر فضیلت بیان کرنا اور اعمالِ صالحہ سے یک دم چشم پوشی۔

مذہبِ شیعہ میں عبادت کون سی ہے؟ گالی دینا (تبرا) جھوٹ بولنا (تقیہ) متعہ (زنا) کرنا زیادہ سے زیادہ تعزیے نکالنا۔ ماتم کرنا۔ مجالس منعقد کروانا شیعوں کی اصالتاً عداوت قرآن کریم سے ہے۔ ظاہر ہے جس مذہب کی بنیاد ابنِ سبا اور اس کی ذریت ڈال رہے تھے۔ قرآن کریم اس کی مزاحمت کر رہا ہے جس سے مذہبِ شیعہ کا گھروندہ بالکل مٹا جاتا ہے۔

ایران میں خمینی کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اس ضرورت کا شدت سے احساس ہوا کہ اہلسنت والجماعت کے سامنے اختصار کے ساتھ مذہبِ شیعہ کا

تعارف کرایا جائے تاکہ سنیوں میں خمینی کے برپا کردہ انقلاب کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کا ازالہ ہو۔ بہت سے سادہ لوح نا واقف مسلمان محض کم علمی کی بنیاد پر شیعوں کو اسلامی فرقہ تصور کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ برتتے ہیں جس کی بنا پر بے پناہ مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ علمائے امت کے نزدیک شیعوں کا کفر مسلمہ ہے لیکن عوام الناس اس سے بے خبر ہیں۔ چنانچہ اس ضرورت شدیدہ کے پیش نظر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ جو حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا کتاب "تنبیہ الحائرین" کے مقدمہ و تکملہ پر مبنی ہے جن میں مذہب شیعہ کے چالیس ۴۰ اہم مسائل کا ذکر ہے۔

امید ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد اہلسنت والجماعت کو مذہب شیعہ کی حقیقت معلوم کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ جو اس رسالہ کی اشاعت کا بڑا مقصد ہے۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

عبد العلیم فاروقی لکھنوی

۱۱ ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تمہید

از مصنف

مذہبِ شیعہ کے برابر خلافِ عقل کوئی مذہب دنیا میں نہیں ۔ نہ اصول مطابقِ عقل ہیں نہ فروع ۔ بانیانِ مذہبِ شیعہ خود بھی جانتے تھے کہ جس مذہب کو وہ ایجاد کر رہے ہیں اس کی کوئی بات عقل کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے بطور پیش بندی کے انہوں نے یہ حدیث تصنیف کر لی کہ ائمہ معصومین فرماتے ہیں ،

ان حدیثنا صعب مستصعب لایحتمله الانبی مرسل او ملك مقرب او عبد مومن امتحن الله قلب للایمان

(اصول کافی)

ترجمہ : ہماری حدیثیں سخت مشکل ہیں ، سوا نبیٔ مرسل یا فرشتہ مقرب کے یا اس بندۂ مومن کے جس کے قلب کو خدا نے ایمان کے لئے جانچ لیا ہو کوئی شخص ان کو سمجھ نہیں سکتا "

یہ تو شیعہ مذہب کی حالت ہے اس پر مجتہد کہہ رہے ہیں کہ یہی ایک مذہب عقل کے مطابق ہے اچھا فرمائیے ۔

① خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کو بدا ہوتا ہے یعنی وہ جاہل ہے اور اسی وجہ سے اس کی اکثر پیش گوئیاں غلط ہو جاتی ہیں اور نادم و پشیمان ہوتا ہے اور پھر اس عقیدہ کو اس قدر ضروری بتانا کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں لیا گیا کسی نبی

کو نبوت نہیں ملی ۔ کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ڈرتا تھا اس لیئے اس نے بعض کام ان سے چھپاکر کیئے کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۳) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر عدل واجب ہے ۔ اصلح واجب ہے یعنی بندوں کے حق میں جو کام زیادہ مفید ہو خدا پر واجب ہے کہ وہی کام کیا کرے ۔ اسی بناء پر خدا کے ذمہ واجب کیا گیا کہ ہر زمانے میں ایک امام معصوم کو قائم رکھے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شیعوں کا سوچا ہوا انتظام جب دنیا میں نہ پایا جائے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے تو خدا پر ترکِ واجب کا جرم قائم ہو ۔ آج کل بھی صدیوں سے خدا ترکِ واجب کا ارتکاب کر رہا ہے کہ کوئی امام معصوم اس نے قائم نہیں کیا ۔ ایک صاحب صدیوں سے کسی غار میں روپوش بیان کیے جاتے ہیں مگر ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے کیوں کہ ان سے کسی کو فائدہ پہنچنا تو درکنار ملاقات تک نہیں ہو سکتی ۔ یہ عقیدہ کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۴) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ جب اس کو غصہ آتا ہے تو دوست و دشمن کی اس کو تمیز نہیں رہتی کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۵) یہ تقلیدِ مجوس یہ عقیدہ رکھنا کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں بلکہ بندے بھی بہت سی چیزوں کے خالق ہیں ۔ صفت خالقیت میں خدا کے لاکھوں کروڑوں بے گنتی بے شمار شریک ہیں اور پھر اپنے کو مؤحد کہنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

سچ پوچھو تو شیعوں کا یہ عقیدہ مجوسیوں سے بدرجہا بڑھ گیا ۔ مجوسی صرف دو خالق کے قائل ہیں ۔ ایک یزدان دوسرا اہرمن ۔ مگر شیعہ تو بے گنتی بے شمار خالق بنلاتے ہیں ۔ پھر نہ معلوم کس قانون سے مجوسی بے چارے تو

تو مشرک قرار دیئے جائیں اور شیعہ موحد، ان ھذا لشئ عجیب

(٦) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں کس عقل کے مطابق ہے؟

(٧) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے بعض ایسی خطائیں سرزد ہوتی ہیں کہ اس کی سزا میں ان سے نور نبوت چھین جاتا ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(٨) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ مخلوق سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ احکام خداوندی کی تبلیغ مارے ڈر کے نہیں کرتے۔ حتی کہ سید الانبیاء نے بہت سی آیتیں قرآن شریف کی صحابہ کے ڈر سے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا نہ اب ہو سکتا ہے جب کوئی حکم خواہ مخواہ تبلیغ کرانا ہوتا تو خدا کو بار بار تاکید کرنا پڑتی تھی۔ اس پر بھی کام نہ نکلتا تو خدا کو وعدۂ حفاظت کرنا پڑتا تھا کس عقل کے مطابق ہے؟

(٩) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ خدا کے انعام کو واپس کر دیتے تھے۔ بار بار خدا انعام بھیجتا تھا اور وہ بار بار واپس کرتے تھے آخر خدا کو کچھ اور لالچ دینا پڑتا تھا اس وقت اس انعام کو قبول کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

(١٠) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے مانگتے تھے اور خدا نے ان کو ایسے قابلِ شرم کام کی اجازت دی تھی کس عقل کے مطابق ہے؟

(١١) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ نے اپنی رحلت کے قریب ایک بڑی آمدنی کی جائیداد جو بحیثیت جہاد حاصل ہوئی تھی اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی تھی جب کہ حکومتِ اسلامیہ بالکل مفلس اور حاجت مند تھی کس عقل کے مطابق ہے؟

(١٢)۔ قرآن شریف کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اس میں پانچ قسم کی تحریف ہوئی کم کر دیا گیا، بڑھا دیا گیا، الفاظ بدل دیئے گئے، حرف بدل دیئے گئے، اس کی ترتیب

Scanned with CamScanner

آیتوں اور سورتوں کی خراب کر دی گئی اور اب موجودہ قرآن میں نہ فصاحت و بلاغت ہے نہ وہ معجزہ ہے بلکہ وہ دینِ اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اس میں ہے۔ پھر یہ بھی کہنا کہ باوجود ان سب باتوں کے دینِ اسلام باقی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۳) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جن کو قرآن شریف میں ایمان والوں کی ماں فرمایا اور نبی کو حکم دیا کہ اگر یہ طالبِ دنیا ہوں تو ان کو طلاق دے دیجئے ان کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ نعوذ باللہ منافقہ تھیں، طالبِ دنیا تھیں اور باوجود اس کے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی صحبت میں رکھتے ان سے اختلاط و ملاطفت فرماتے رہے کس عقل کی بات ہے؟

(۱۴) یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت علی کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے طلاق دینے کا اختیار تھا اس لئے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی نہیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد اور بہت بعد حضرت عائشہ صدیقہ کو طلاق دے دی۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۵) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اہلِ بیت سے خارج کرنا کس عقل کے مطابق ہے؟

لفظ اہلِ بیت از روئے قواعد و لغتِ عرب و محاورۂ قرآنی زوجہ کے لئے مخصوص ہے۔ شیعوں نے زوجہ کو تو اہلِ بیت سے خارج کر دیا اور جن لوگوں کو مجازی طور پر ازراہِ محبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بیت فرمایا تھا ان کے لئے اس لفظ کو خاص کر دیا۔

(۱۶) صحابہ جنہوں نے تمام دنیا میں اسلام پھیلایا جو قبل ہجرت ایسے نازک وقت میں اسلام لائے کہ اس وقت کلمۂ اسلام کا پڑھنا اژدہے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تھا

اور جب کہ بظاہر اسباب کوئی امید نہ تھی کہ کبھی اُس دین کا عروج ہوگا جنہوں نے دین کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں سالہا سال تک اٹھائیں۔ جنہوں نے دین کے لئے اپنا وطن چھوڑا۔ اپنے اعزہ و اقارب سے قطع تعلق کیا۔ جنہوں نے کافروں کی بڑی بڑی سلطنتیں زیر و زبر کر کے اسلامی تعلیم کو وہاں رواج دیا جو تیئیس برس تک شب و روز سفر و حضر میں ہم رکاب و ہم صحبت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے ان حضرات کے بابت (جو ہزاروں لاکھوں تھے) یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ سب لوگ دینِ اسلام کے دشمن تھے۔ مال دنیا کے موہوم لالچ میں منافقانہ مسلمان ہوئے تھے اور نبی کے بعد سب کے سب سوائے تین چار کے مرتد ہو گئے۔ قرآن میں تحریف کر دی اور وہی محرف قرآن تمام دنیا میں رائج ہو گیا، نبی کی بیٹی کو انہوں نے مارا پیٹا، حمل گرایا، مار ڈالا۔ سید الانبیاء کی تیئیس برس کی صحبت و تربیت نے ان پر ذرہ برابر اثر نہ کیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ اعتقاد کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۷) اپنے خانہ ساز اماموں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ نبیوں کی طرح معصوم و مفترض الطاعۃ ہوتے ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ اور باقی انبیاء سے افضل تھے باوجود اس کے کہ ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۸) اماموں کے بابت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی پیشانی پر آیت لکھی ہوتی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۹) امام مہدی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ چار برس کی عمر میں قرآن شریف اور تمام تبرکات لے کر بھاگ گئے اور سنیوں کے خوف سے ایک غار میں جا کر چھپ رہے اور صدیوں سے اسی غار میں چھپے بیٹھے ہیں کسی کو نظر نہیں آتے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

ف: امام مہدی کے غائب ہونے کا قصہ تمام تر خلافِ عقل باتوں سے بھرا ہوا

ہے، بھلا بتائیے تو اب کون سا خوف ہے جو وہ باہر نہیں نکلتے ۔ مرزا غلام احمد قادیانی ڈنکے کی چوٹ دعوے نبوت کا کرے۔ اپنے کو انبیائے سے افضل کہے حضرت عیسٰی کی توہین کرے۔ جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرے۔ اپنے نہ ماننے والے مسلمان کو کافر کہے اور کوئی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ آپ کے امام مہدی مرزا سے زیادہ کون سی ایسی بات کہتے ۔ وہ بھی اپنے کو نبیوں سے افضل کہتے ۔ صحابۂ کرام کی توہین کرتے ۔ جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرتے۔ اپنے کو معصوم مفترض الطاعۃ کہتے۔ اپنے نہ ماننے والے کو ناری کہتے۔ قرآن کی توہین کرتے تو بس پھر ان کو ایسا کیا خوف ہے کہ وہ باہر نہیں نکلتے۔

(۲۰) اماموں کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کے پاس عصائے موسیٰ ، انگشتری سلیمان اور بڑے بڑے معجزات اور بڑے بڑے لشکر جنات کے ہوتے ہیں اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے بالخصوص حضرت علی میں علاوہ ان اوصاف کے قوت جسمانی بھی مافوق الفطرت تھی کہ جبرئیل جیسے شدید القوی فرشتہ کے پر کاٹ ڈالے پھر باوجود ان عظیم الشان طاقتوں کے یہ عقیدہ رکھنا کہ قرآن محرف ہوگیا۔ فدک چھن گیا۔ حضرت فاطمہ پر مار پڑی، حمل گرایا گیا، شہید کی گئیں ۔ حضرت علی کی لڑکی بجبر چھین لی گئی ۔ حضرت علی گردن میں رسی ڈال کر کھینچے گئے ۔ زبردستی بیعت لی گئی مگر وہ کچھ نہ بولے نہ معجزات سے کام لیا نہ لشکر جنات سے نہ اس پر کچھ دل مضبوط ہوا کہ میری موت کا تو فلاں وقت مقرر ہے اور وہ بھی میرے اختیار میں ہے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۱) باوجود ان سب قوتوں اور سامانوں کے یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت علی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کر گئے تھے کہ چاہے قرآن محرف ہو جائے

کعبہ گرا دیا جائے تمہاری عزت خاک میں ملادی جائے مگر تم صبر کئے ہوئے خاموش بیٹھے رہنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲۲) باوجود وصیت رسول کے اور باوصف معصوم ہونے کے حضرت علی کا ام المؤمنین حضرت صدیقہ اور حضرت معاویہ سے اس بنیاد پر لڑنا کہ وہ لوگ بے دینی کا کام کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے ؟

ام المؤمنین اور حضرت معاویہ نے کون سی بے دینی خلفائے ثلثہ سے بڑھ کر کی تھی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ معاذ اللہ خلفائے ثلثہ کے کام حضرت معاویہ وغیرہ سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ قرآن میں تحریف کرنا، متعہ جیسی مرغوب عبادت کو حرام کرنا نمازِ تراویح جیسے گناہ بے لذت کو رواج دینا۔ فدک چھینا۔ حضرت فاطمہ کو زدوکوب کرنا۔ حضرت علی کی گردن میں رسی ڈال کر زبردستی بیعت لینا۔ ام کلثوم کو غصب کرنا ان مظالم سے بڑھ کر بلکہ ان کے برابر کون سا ظلم حضرت معاویہ وغیرہ کا تھا۔ حضرت علی خلفائے ثلثہ سے نہ لڑے اور ان سے لڑے۔ زندگی بھر خلفائے ثلثہ کی خوشامد اور ان کی جھوٹی تعریفیں کرتے رہے اور حضرت معاویہ سے برسرِ پیکار ہو گئے کوئی مجتہد صاحب صرف اسی ایک بات کو کسی طرح مطابقِ عقل کر کے دکھا دیں۔

(۲۳) باوجود اس کے کہ حضرت علی کے خلاف شجاعت وخلاف حمیت و غیرت کتب معتبرہ شیعہ میں بکثرت موجود ہیں جن میں سے کچھ قدر قلیل اوپر بیان ہوئے۔ بقول شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمر بھر اپنا اصلی مذہب چھپائے رہے ہمیشہ جھوٹ بولا کئے لوگوں کو جھوٹے مسئلہ بتاتے رہے پھر ان کو اسد اللہ الغالب اور اشجع الاشجعین کہنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲۴) باوجود حضرت علی کے ان حالات کے اور باوجود اس کے کہ حضرت علی سے

درجہ کی کہ دین کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے جھوٹ میں ہیں اور ایک حصہ باقی عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ میں ہے اور جو جھوٹ نہ بولے وہ بے دین وبے ایمان ہے اور انبیاء وائمہ وپیشوایان دین مبلغین شریعت کا دین یہی تھا کہ وہ جھوٹ بولتے اور جھوٹے مسئلے لوگوں کو بتایا کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

ضرورتِ شدیدہ کے وقت جھوٹ بولنا اگر جائز ہوتا یعنی اس کے ارتکاب میں نہ گناہ ہوتا نہ ثواب تو اس میں کچھ اعتراض نہ ہوتا۔

ضرورتِ شدیدہ کے وقت سور کا گوشت کھالینا بھی جائز ہے جو کچھ اعتراض ہے وہ اس کے عبادت اور بے انتہا ثواب اور اس کے رکن اعظم دین ہونے پر اور اس پر کہ پیشوایانِ مذہب کا اس کو شیوہ گنا جاتا ہے اور وہ بھی دینی تعلیم ہیں۔

(۲۹) دین و مذہب کے چھپانے کی تاکید کرنا اور اپنا اصلی مذہب ظاہر کرنے کو بدترین گناہ قرار دینا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۰) زنا کی اجازت دینا اور اس کو حلال کہنا عورت و مرد کی رضامندی کو نکاح کے لئے کافی قرار دینا نہ گواہ کی ضرورت نہ مہر کی نہ کسی اور شرط کی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۱) متعہ کو نہ صرف حلال کہنا بلکہ اس کو ایسی اعلیٰ عبادت قرار دینا اور اس میں ایسا ثواب بیان کرنا کہ نکاح تو نکاح نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ میں بھی وہ ثواب ملتا نہیں کس عقل کے مطابق ہے؟

۔ کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ متعی مرد و عورت جو حرکات کرتے ہیں ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے۔ غسل کرتے ہیں تو غسالہ کے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور یہ فرشتے قیامت تک تسبیح وتقدیس کرتے ہیں اور اس کا ثواب متعی مرد وعورت کو ملتا ہے۔ ایک مرتبہ متعہ کرے تو امام حسین کا دو مرتبہ کرے تو امام حسن کا تین مرتبہ کرے تو حضرت علی کا چار مرتبہ کرے تو رسولِ خدا کا رتبہ ملتا ہے جو متعہ نہ کرے گا وہ

قیامت کے دن نکما اٹھے گا۔ استغفراللہ!

(۳۲) اصحابِ رسول کو برا کہنا گالی دینا اور سب دشنام کو اعلیٰ درجہ کی عبادت سمجھنا کس عقل کے مطابق ہے؟

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد

مذہب معلوم اہل مذہب معلوم

(۳۳) کافر عورتوں کو ننگا دیکھنے کا جواز کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۴) سترِ عورت صرف بدن کے رنگ کو قرار دینا اور کوئی ایسا ضماد وغیرہ جس سے صرف بدن کا رنگ بدل جائے لگا کر لوگوں کے سامنے برہنہ ہو جانا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۵) عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر یعنی فعل خلاف وضع فطری کا ارتکاب جائز کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۶) بے وضو و بلا غسل سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ کو جائز کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۷) کسی میت کی نماز جنازہ میں شریک ہو کر بجائے دعا کے اس کو بد دعا دینا سخت دغا فریب ہے کیوں کہ نماز جنازہ دعائے خیر کے لئے ہے نہ کہ دعائے بد کے لئے۔ یہ دغا فریب کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۸) نماز زیارت ائمہ ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے پڑھنا گو قبلہ کی طرف پیٹھ ہو جائے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۹) نجاست میں غلیظ میں پڑی ہوئی روٹی کو ائمہ معصومین کی غذا بتانا اور یہ کہنا کہ جو ایسی غذا کھائے وہ جنتی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۴۰) احادیث ائمہ میں اس قدر [illegible] ہونا کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں اماموں نے مختلف و متضاد فتوے نہ دیئے ہوں کس عقل کے مطابق ہے؟

اکابر مجتہدین شیعہ اپنی احادیث کے اس عظیم الشان اختلاف سے سخت حیران و پریشان ہیں واقعی ایسا اختلاف کسی مذہب کی روایت میں نہیں ہے مجتہدین شیعہ کو مجبور ہو کر اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ہمارے ائمہ معصومین کا اختلاف سنیوں کے شافعی حنفی کے اختلاف سے بدرجہا زائد ہے۔ بہت سے شیعہ جب اپنے اس مذہبی اختلاف سے واقف ہوئے تو مذہب شیعہ سے پھر گئے اس کا بھی اقرار مجتہدین شیعہ کی زبان سے موجود ہے۔

چالیس عقیدے

اب ان مسائل کے لئے کتب شیعہ کا حوالہ اور ان کی کتب کی اصلی عبارتیں پیش کی جاتی ہیں، حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو ذریعۂ ہدایت بنائے خدا کرے کہ شیعہ اس رسالے کو دیکھ کر اپنے مذہب کی اصلی حقیقت سے واقف ہو جائیں اور اس بات کو سمجھ لیں کہ ایسے بے بنیاد مذہب کا نتیجہ سوا دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کے کچھ نہیں ہے۔ واللہ الموفق والمعین

پہلا عقیدہ

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو بدا ہوتا ہے یعنی معاذ اللہ وہ جاہل ہے۔ اس کو سب باتوں کا علم نہیں اسی وجہ سے اس کی اکثر پیشین گوئیاں غلط ہو جاتی ہیں اور اس کو اپنی رائے بدلنا پڑتی ہے

یہ عقیدہ مذہب شیعہ میں اس قدر ضروری ہے کہ ائمہ معصومین کا ارشاد ہے کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں لے لیا گیا کسی نبی کو نبوت نہیں دی گئی اور خدا کی عبادت اس عقیدہ کی برابر کسی عقیدہ میں نہیں ہے۔

اصول کافی صفحہ ۸۴ پر ایک مستقل باب بدا کا ہے۔ اس باب کی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں:

عن زرارة بن اعين عن احدهما قال ما عبد الله بشيء مثل البداء	زرارہ بن اعین سے روایت ہے انہوں نے امام باقر یا صادق سے روایت کی ہے کہ اللہ کی بندگی بدا کے برابر کسی چیز میں نہیں ہے۔

عن مالك الجهني قال	مالک جہنی سے روایت ہے۔ وہ
سمعت اباعبد الله يقول	کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق
لو علم الناس ما فی القول	سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر لوگ
بالبدا من الاجر	جان لیں کہ بدا کے قائل ہونے میں
ما افتروا عن الكلام	کس قدر ثواب ہے تو کبھی اس کے
منه	قائل ہونے سے باز نہ رہیں۔

عن مرازم بن حكيم	مرازم بن حکیم سے روایت ہے
قال سمعت اباعبد الله	کہ وہ کہتے تھے میں نے امام جعفر
عليه السلام يقول	صادق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ
ما تنبأ نبي قط حتى يقر	کوئی نبی کبھی نبی نہیں بنایا گیا یہاں
لله بخمس خصال البداء	تک کہ وہ پانچ چیزوں کا اقرار نہ کرلے
والمشية والسجود والعبودية	بدا کا اور مشیت کا اور سجدہ کا اور
والطاعة	عبودیت کا اور طاعت کا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ عقیدۂ بدا کیسی ضروری چیز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ بدا کیا چیز ہے؟ اس کے لئے لغت عرب دیکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد کچھ واقعات بدا کے کتب شیعہ سے پیش کروں گا۔ پھر علمائے شیعہ کا اقرار کہ بدا کے معنی یہی ہیں کہ خدا جاہل ہے۔

لغت عرب

بدا عربی کا لفظ ہے تمام لغت کی کتابوں میں لکھا ہے۔
بداله ای ظهرله مالم يظهر یعنی بدا کے معنی ہیں نامعلوم چیز کا معلوم ہو جانا۔ یہ لفظ اسی معنی میں قرآن شریف میں بکثرت مستعمل ہے۔

رسالہ "ازالۃ الغرور" امروہہ کے مصنف کو دیکھئے عقیدہ بدا کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہاں دو لفظیں ہیں بدا بالالف اور بدأ بہمزہ ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل ہے۔ بدأ بہمزہ کے معنی شروع ہونا اس میں کوئی قابلِ اعتراض چیز نہیں ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کی لغت دانی اور اس پر یہ لن ترانی لاحول ولاقوۃ الاباللہ

واقعات

بدا کے واقعات کتب شیعہ میں بہت ہیں مگر ہم یہاں صرف دو واقعوں کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔ اول یہ کہ امام جعفر صادق نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد میرے بیٹے اسمٰعیل کو امامت کے لئے نامزد کیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ امام کی علامات جو کتب شیعہ میں لکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام ران سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیشانی پر آیت تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لکھی ہوتی ہے نیز رسولِ خدا حضرت علی کو بارہ لفافے سربمہر دے گئے تھے جو خدا کی طرف سے اترے تھے جبرئیل لائے تھے پس ضروری ہے کہ اسمٰعیل بھی ران سے پیدا ہوئے ہوں گے ان کی پیشانی پر آیت بھی لکھی ہوگی۔ ایک لفافہ بھی ان کے نام ہوگا مگر افسوس کہ خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسمٰعیل میں یہ قابلیت نہیں ہے چنانچہ پھر خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ اسمٰعیل امام نہ ہوں گے بلکہ موسیٰ کاظم امام ہوں گے۔ علامہ مجلسی بحار الانوار میں روایت فرماتے ہیں اور اس روایت کو محقق طوسی بھی نقد المحصل میں لکھتے ہیں کہ:

عن جعفر الصادق انہ	امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ
جعل اسمٰعیل القائم	انہوں نے اسمٰعیل کو قائم مقام اپنے
مقامہ بعد فظھر من	بعد کے لئے مقرر کیا مگر اسمٰعیل سے
اسمٰعیل مالم یرتضہ	کوئی بات ایسی ظاہر ہوئی جس کو انہوں

منه نجعل القائم مقامه موسی نسئل عن ذالك فقال بدا الله فی اسمٰعیل

نے پسند نہ کیا لہٰذا انہوں نے موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنایا اس کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ کو اسمٰعیل کے بارہ میں بدا ہوگیا۔

ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں جس کو شیخ صدوق نے رسالہ اعتقادیہ میں لکھا ہے کہ

ما بدا لله فی شیئ کما بدا له فی اسمٰعیل ابنی

اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا بدا میرے بیٹے اسمٰعیل کے بارہ میں ہوا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ امام علی نقی نے خبر دی کہ میرے بعد میرے بیٹے محمد امام ہوں گے مگر خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ محمد اپنے والد کے سامنے مرجائیں گے جب یہ واقعہ پیش آیا تو خدا کو اپنی رائے بدلنا پڑی اور خلافِ قاعدہ مقررہ کہ بڑے بیٹے کو امامت ملتی ہے حسن عسکری کو امام بنایا۔

اصولِ کافی صـ ۲۰۴ میں ہے:-

عن ابی الهاشم الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیه السلام بعد ما مضی ابنه ابوجعفر وانی لافکر فی نفسی ارید ان اقول کانهما اعنی اباجعفر وابا محمد فی هذا الوقت کابی الحسن

ابوالہاشم جعفری سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں ابوالحسن (یعنی امام نقی) علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب کہ ان کے بیٹے ابوجعفر یعنی محمد کی وفات ہوئی۔ میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ محمد اور حسن عسکری کا اس وقت وہی حال ہوا جو امام موسیٰ کاظم اور اسمٰعیل فرزندانِ

Scanned with CamScanner

موسیٰ و اسمٰعیل وان	امام جعفر صادق کا ہوا تھا۔ ان دونوں
قصتہ کقصتہما اذا کان	کا واقعہ بھی ان دونوں کے واقعہ
ابو محمد المرجا بعد ابی	کے مثل ہے کیونکہ ابو محمد
جعفر فاقبل علی ابوالحسن	(یعنی حسن عسکری) کی امامت
علیہ السلام قبل ان	بعد ابو جعفر (یعنی محمد) کے مرنے کے
انطق فقال نعم یا ابا	ہوئی تو امام نقی میری طرف متوجہ
ھاشم بدأ اللہ فی ابی محمد	ہوئے اور انہوں نے قبل اس کے کہ
بعد ابی جعفر مالم تکن	میں کچھ کہوں (روشن ضمیری دیکھئے)
تعرف لہ کما بدا لہ	فرمایا اے ابو ہاشم اللہ کو ابو جعفر کے
فی موسیٰ بعد مضی	مرجانے کے بعد ابو محمد کے بارے
اسمٰعیل ماکشف بہ عن	میں بدا ہوا جو بات معلوم نہ تھی وہ
حالہ وھو کما حدثتک	معلوم ہو گئی جیسا کہ اللہ کو اسمٰعیل کے
نفسک وان کرہ المبطلون	بعد موسیٰ کے بارہ میں بدا ہوا تھا جس
وابو محمد ابنی الخلف	نے اصل حقیقت ظاہر کردی اور
بعدی عندہ علم ما	یہ بات ویسی ہی ہے جیسی تم نے
یحتاج الیہ ومعہ الۃ	خیال کی اگرچہ بدکار لوگ اس کو ناپسند
الامامۃ	کریں اور ابو محمد (یعنی حسن عسکری) میرے
	بعد میرا خلیفہ ہے اس کے پاس تمام
	ضرورت کی چیزوں کا علم ہے اور اس
	کے پاس آلۂ امامت بھی ہے۔

اقرار : اگرچہ ایسی صاف بات کے لئے اقرار کی ضرورت نہ تھی مگر خدا

کی قدرت ہے کہ علمائے شیعہ نے اگرچہ اہلسنت کے مقابلہ میں تو ہمیشہ تاویلات سے کام لیا لیکن آپس کی تحریروں میں انہوں نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ بدا سے خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔ شیعوں کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ ۲۱۹ پر لکھتے ہیں۔

اعلم ان البدا لا ینبغی ان	جاننا چاہیئے کہ بدا اس قابل نہیں کہ
یقول به لانه یلزم منه	کوئی اس کا قائل ہو کیوں کہ اس سے
ان یتصف الباری تعالیٰ بالجهل	باری تعالیٰ کا جاہل ہونا لازمی آتا ہے
کما لا یخفی	جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔

اس کے ساتھ اساس الاصول میں اس بات کا اقرار بھی موجود ہے کہ شیعوں میں سوائے محقق طوسی کے اور کوئی بدا کا منکر نہیں ہوا۔

اب ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ شیعوں کو کیا ضرورت اس عقیدہ کے تصنیف کی پیش آئی۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جب اسلام کے چالاک دشمنوں نے مذہب شیعہ کو تصنیف کیا تو وہ خود بھی جانتے تھے کہ کوئی انسان اس مذہب کو قبول نہیں کر سکتا لہذا انہوں نے طرح طرح کی تدبیریں اس مذہب کے رواج دینے کے لیے اختیار کیں ازاں جملہ یہ کہ فسق و فجور کے راستے خوب وسیع کر دیئے۔ متعہ، لواطت، شراب خوری کا بازار گرم کیا۔ چنانچہ اس قسم کی روایتیں بکثرت آج بھی کتب شیعہ میں موجود ہیں۔

ازاں جملہ یہ کہ انہوں نے دنیاوی طمع کا راستہ بھی خوب کشادہ کیا۔ سیکڑوں روایتیں اس مضمون کی ائمہ کے نام سے تصنیف کر دیں کہ فلاں سنہ میں جو بہت ہی قریب ہے دنیا میں انقلاب عظیم ہو جائے گا اور بڑی سلطنت و حکومت جاہ و حشمت شیعوں کو حاصل ہوگی پھر جب وہ سنہ آتا اور ان پیشین گوئیوں کا

Scanned with CamScanner

ظہور نہ ہوتا تو کہہ دیتے کہ خدا کو بدا ہو گیا ہے۔ ایک روایت اس قسم کی حسب ذیل ہے۔ اصولِ کافی مطبوعہ لکھنؤ صـ۲۳۲ میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

ان الله تبارك وتعالىٰ قد كان وقت هذا الامر فى السبعين فلما ان قتل الحسين صلوات الله عليه اشتد غضب الله على اهل الارض فاخره الى اربعين و مأته فحدثنكم فاذا عم الحديث فكشفتم قناع السر و لم يجعل الله وقتا بعد ذلك عندنا قال حمزة فحدثت بذلك بابى عبد الله عليهم السلام فقال قد كان ذلك	بہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کام (یعنی امام مہدی کے ظہور) کا وقت سن ستر ہجری مقرر کیا تھا۔ مگر جب حسین صلوات اللہ علیہ شہید ہو گئے تو اللہ کا غصہ زمین والوں پر سخت ہو گیا لہذا اللہ نے اس کام کو ۱۴۰ھ تک پیچھے ہٹا دیا ہم نے تم سے بیان کر دیا تم نے راز کو فاش کر دیا اور بات مشہور کر دی اب اللہ نے کوئی وقت اس کے بعد ہم کو نہیں بتایا۔ ابو حمزہ (راوی) کہتا ہے میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا۔

یہ تماشا بھی قابلِ دید ہے کہ جب اہلِ سنت کی طرف سے اعتراض ہوا تو علمائے شیعہ کو جواب دینے کی فکر ہوئی اور اس پریشانی میں انہوں نے ایسی ایسی ناگفتہ بہ باتیں کہہ ڈالیں جو عقیدۂ بدا سے بھی بڑھ گئیں۔ مولوی حامد حسین نے استقصاء الافحام جلد اول صـ۱۲۸ سے لے کر صـ۱۵۸ تک پورے ۳۰ صفحے اسی بحث کے نام سے سیاہ کر ڈالے مگر کوئی بات بنائے نہ بن پڑی۔ بڑی کوشش انہوں نے اس بات

کی گی ہے کہ بدا کے معنی میں تاویل کریں۔ چنانچہ کھینچ تان کر انہوں نے بدا کے وہ معنی بیان کیے ہیں جو محو و اثبات یا نسخ کے ہیں لیکن خود ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ تاویل چل ہی نہیں سکتی۔ لہذا علامہ مجلسی نے ایک تاویل کر کے اس پر بہت ناز کیا ہے۔ یہ عبارت استقصاء مجلد اول کے صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ ہو۔

ومنها ان یکون هذه الاخبار تسلیة لقوم من المومنین المنتظرین لفرج اولیاء الله وغلبة اهل الحق و اهله کما روی فی فرج اهل البیت علیهم السلام مرو غلبتهم لانهم علیهم السلام لوکانوا اخبروا الشیعة فی اول ابتلاءهم باستیلاء المخالفین و شدة محنتهم انه لیس فرجهم الا بعد الف سنة او الفی سنة لیئسوا ولرجعوا عن الدین و لکنهم اخبروا شیعتهم بتعجیل الفرج	اور من جملہ ان تاویلات کے ایک یہ ہے کہ یہ پیشین گوئیاں ان مومنین کی تسلی کے لئے تھیں جو دوستانِ خدا کی آسائش اور اہلِ حق کے غلبہ کے منتظر تھے جیسا کہ اہلِ بیت علیہم السلام کی آسائش اور ان کے غلبہ کے متعلق روایت کیا گیا ہے اگر ائمہ علیہم السلام شیعوں کو شروع ہی میں بتا دیتے کہ مخالفین کا غلبہ ابھی رہے گا اور شیعوں کو مصیبت سخت ہوگی اور ان کو آسائش نہ ملے گی مگر ایک ہزار سال یا دو ہزار سال کے بعد تو وہ مایوس ہو جاتے اور دین سے پھر جاتے لہذا انہوں نے اپنے شیعوں کو خبر دی کہ آسائش کا زمانہ جلد آنے والا ہے۔

علمائے شیعہ کی تاویلات

یہ تاویل بڑی مستند تاویل ہے۔ اصحاب ائمہ سے منقول ہے۔ چنانچہ اصول کافی ص ۲۳۲ میں ہے۔

عن الحسن بن علی بن
یقطین عن اخیہ الحسین
عن ابیہ بن یقطین قال
قال ابوالحسن الشیعۃ تربّی
بالامانی منذ مائتی سنۃ
قال قال یقطین لابنہ
علی ابن یقطین ما بالنا
قیل لنا فکان وقیل لکم
فلم یکن قال فقال لہ
علی ان الذی قیل لنا
ولکم کان من مخرج واحد
غیر ان امرکم حضر
فاعطیتم محضہ فکان
کما قیل لکم وان
امرنا لم یحضر فعللنا
بالامانی فلو قیل لنا ان
ھذا الامر لا یکون الا
الی مائتی سنۃ اوثلاث

حسن بن علی بن یقطین نے اپنے
بھائی حسین سے انہوں نے
اپنے والد علی بن یقطین سے روایت
کی ہے کہ ابوالحسن نے کہا شیعہ
دو سو برس سے امید دلا دلا کر رکھے
جاتے تھے۔ یقطین (سنی) نے
اپنے بیٹے علی بن یقطین (شیعہ)
سے کہا یہ کیا بات ہے جو وعدہ ہم
سے کیا گیا وہ پورا ہوگیا اور جو تم
سے کیا گیا وہ پورا نہ ہوا۔ علی نے اپنے
باپ سے کہا کہ جو تم سے کہا گیا
اور جو ہم سے کہا گیا سب ایک ہی
مقام سے نکلا مگر تمہارے وعدہ کا
وقت آگیا لہذا تم سے خاص بات
کہی گئی وہ پوری ہوگئی اور ہمارے
وعدہ کا وقت نہیں آیا تھا لہذا
ہم امید دلا دلا کر بہلائے گئے اگر
ہم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ کام نہیں ہوگا

مائۃ سنۃ لقست القلوب	دو سو برس یا تین سو برس تک تو
ولرجع عامۃ الناس عن	دل سخت ہو جاتے اور اکثر لوگ
الاسلام ولکن قالوا ما	دین اسلام سے پھر جاتے اس
اسرعہ وما اقربہ تألفاً	وجہ سے ائمہ نے کہا کہ یہ کام بہت
لقلوب الناس۔	جلد ہوگا بہت قریب ہوگا لوگوں
	کی تالیفِ قلب کے لیے۔

یہ تاویل اگرچہ ان روایات میں نہیں چل سکتی جن میں تعیین وقت پیشین گوئی کی گئی ہے۔ گول گول الفاظ نہیں ہیں کہ یہ کام جلد ہوگا قریب ہوگا نیز ان روایات میں بھی چل نہیں سکتی جن میں کسی خاص شخص کی امامت کی پیشین گوئی کی گئی ہے اور وہ شخص امام نہیں ہوا یا قبل از وقت مر گیا لیکن علمائے شیعہ کی خاطر سے ہم اس تاویل کو قبول کریں تو ما حصل اس کا یہ ہے کہ اماموں کی پیشین گوئیاں جو غلط نکل گئیں۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ خدا کو آئندہ کا حال معلوم نہ تھا بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ پیشین گوئیاں شیعوں کی تسلی کے لئے بیان کی گئیں۔ شیعوں کے بہلانے کے لئے ایسی باتیں کہی گئیں۔ اگر شیعوں کو تسلی نہ دی جاتی اور وہ بہلائے نہ جاتے تو مرتد ہو جاتے۔

نتیجہ اس تاویل کا یہ ہے کہ ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ عقیدۂ بدا کی تصنیف محض ترویجِ مذہبِ شیعہ کے لئے ہوئی ہے۔

مگر یہاں ایک سوال بڑا لا ینحل یہ پیدا ہوتا ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیاں کر کے لوگوں کو فریب دینا اور بہلانا کس کا فعل تھا۔ آیا ائمہ اپنی طرف سے ایسا کرتے تھے یا یہ کرتوت خدا کے ہیں۔ غالباً ائمہ کی آبرو کا بچانا شیعوں کے نزدیک زیادہ اہم ہوا اور وہ خدا ہی کی طرف اس حرکت کو منسوب کریں گے

تو ہم کہیں گے کہ جہل سے خدا کو بچا لیا تو فریب دہی کے الزام میں مبتلا کر دیا۔ بارش سے بچنے کے لئے صحن سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑے ہو گئے۔

یہ بات بھی نتیجہ خیز تھی کہ جو شیعہ اصحاب ائمہ تھے وہ ایسے ضعیف الاعتقاد تھے کہ ان کو مذہب پر قائم رکھنے کے لئے خدا کو یا اماموں کو جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرنا پڑتی تھیں۔ طرح طرح سے ان کو بہلانا پڑتا تھا ایسا نہ کیا جاتا تو وہ مرتد ہو جاتے جب اس زمانے کے شیعوں کا یہ حال تھا تو آج کل کے شیعوں کا کیا حال ہوگا اور ان کے بہلانے کے لئے مجتہدوں کو کیا کچھ نہ تدبیریں کرنی پڑتی ہوں گی۔

شیعوں کے اصحاب ائمہ کا تو یہ حال تھا مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام کو دیکھو ایسے قوی الایمان کیسے پختہ اعتقاد کے تھے کہ ان کو دین پر قائم رکھنے کے لئے نہ خدا کو جھوٹ بولنا پڑا نہ رسول کو۔ ان پہ مصائب کے آلام کے پہاڑ توڑے گئے۔ بلاؤں کی بارش برسائی گئی۔ مگر ان کے قدم کو جنبش نہ ہوئی۔

انصاف سے دیکھو یہی ایک مسئلہ بدا پورے مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ جس مذہب میں خدا کو جاہل یا فریبی مانا گیا ہو اس مذہب کا کیا کہنا

دوسرا عقیدہ ۲

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو جب غصہ آتا ہے تو غصہ میں اس کو دوست دشمن کا امتیاز نہیں رہتا۔ حتیٰ کہ اس غصہ میں بجائے دشمنوں کے دوستوں کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔ بھلا خیال تو کیجئے کیا خدا کی یہی شان ہونی چاہیئے؟ اور کیا ایسا خدا ماننے کے قابل ہو سکتا ہے؟ سند اس عقیدہ کی پہلے مسئلہ میں اصول کافی صـ ۱۳۲ سے نقل ہو چکی کہ امام حسین کی شہادت سے جو خدا کو غصہ آیا تو امام مہدی کا ظہور اس نے ٹال دیا حالانکہ امام مہدی کے ظہور نہ ہونے سے شیعوں کا نقصان ہوا۔ قاتلان

امام حسین کا کیا بگڑا بلکہ ان کا تو اور فائدہ ہوا۔ یا یہ کہا جائے کہ قاتلانِ امام حسین شیعہ تھے اسی وجہ سے خدا نے ان کو نقصان پہنچایا اور یہ واقعی بات بھی ہے۔

تیسرا عقیدہ

شیعوں کا اعتقاد ہے کہ خدا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ڈرتا تھا اس لئے بہت سے کام ان سے چھپا کر کرتا تھا۔ بظاہر انہوں نے اپنے نزدیک تو صحابۂ کرام کے ظالم ہونے کو ثابت کیا ہے مگر فی الحقیقت خدا کی عاجزی اور مغلوبیت جو اس سے ثابت ہوئی اس کا انہوں نے خیال نہ کیا۔ کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے اپنے نبی کا نام یٰسین رکھا ہے اور سلام علیٰ آل یٰسین اس لئے فرمایا کہ اگر صاف صاف سلام علیٰ آلِ محمد فرماتا تو خدا کو معلوم تھا کہ صحابہ اس کو قرآن میں نہ رہنے دیں گے۔ نکال دیں گے۔ آخری فقرہ عبارت کا یہ ہے کہ یعلمه بانهم لیقطعون قوله سلام علی آل محمد کما اسقطوا غیرہ

چوتھا عقیدہ

شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر واجب ہے کہ عدل کرے اور جو کام بندوں کے لئے زیادہ مفید ہو وہی کام کرتا ہے۔ یہ عقیدہ شیعوں کا اس قدر مشہور اور ان کے عقائد کی ہر کتاب میں مذکور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں۔

لطافت اس عقیدہ کی ظاہر ہے اس سے زیادہ اب اور کیا ہوگا کہ خدا بجائے حاکم کے محکوم بنا دیا گیا۔ پھر جب شیعوں کا تجویز کیا ہوا انتظام عالم میں نہیں

پایا جانا اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اس وقت خدا پر ترکِ واجب کا جرم قائم ہوتا ہے چنانچہ آج کل بھی صدیوں سے خدا ترکِ واجب کا مرتکب ہے اس نے کوئی امام معصوم دنیا میں قائم نہیں کیا۔ ایک صاحب ہیں بھی تو ان پر خوف اس قدر طاری کر رکھا ہے کہ وہ غار میں چھپے ہوئے ہیں باہر نکلنے کا نام نہیں لیتے لیکن معلوم نہیں خدا کے لئے ترکِ واجب کی سزا کیا ہے اور اس سزا کا دینے والا کون ہے؟

پانچواں۵ عقیدہ

شیعہ قائل ہیں کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں۔ یہ بھی شیعوں کا مشہور عقیدہ اور ان کی کتب عقائد میں مذکور ہے وہ کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا نہیں ہے کیوں کہ شر کا پیدا کرنا برا ہے اور برا کام خدا نہیں کرتا بلکہ شر کے خالق خود بندے ہیں اس بنا پر بے گنتی بے شمار خالق ہو گئے۔ اہلسنت کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا ہے اور شر کا پیدا کرنا برا نہیں ہے البتہ شر کی صفت اپنے میں پیدا کرنا برا ہے اور اس سے خدا بری ہے۔

چھٹا۶ عقیدہ

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی ذات اقدس میں اصولِ کفر موجود ہوتے ہیں۔ اصولِ کافی کے باب فی اصول الکفر وارکانہ میں ابوبصیر سے روایت ہے کہ

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام	امام جعفر صادق علیہ السلام نے
اصول الکفر ثلثۃ الحرص	فرمایا کہ اصول کفر کے تین ہیں حرص

والاستكبار والحسد فاما	تکبر، حسد، حرص تو آدم میں تھا جب
الحرص فان آدم حين نهى	ان کو درخت کے کھانے سے منع
من الشجرة حمله الحرص	کیا تو حرص نے ان کو آمادہ کیا کہ
على ان اكل منها واما	انہوں نے اس درخت میں سے
الاستكبار فابليس حيث	کھالیا اور تکبر ابلیس میں تھا کہ
امر بالسجود لآدم فابى	جب اس کو آدم کے سجدہ کا
واما الحسد فابنا	حکم دیا گیا تو اس نے انکار کر دیا
آدم حيث قتل احدهما	اور حسد آدم کے دونوں بیٹوں میں
صاحبه.	تھا اسی وجہ سے ایک نے دوسرے
	کو قتل کر ڈالا۔

دیکھو کس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس کا ہم پلہ قرار دیا ہے ایک اصولِ کفر ابلیس میں ہے تو ایک آدم علیہ السلام میں بھی ہے بلکہ شیعہ صاحبوں نے تو حضرت آدم کو ابلیس سے بھی بدتر قرار دیا ہے کیوں کہ ابلیس میں صرف ایک اصولِ کفر ثابت کیا ہے یعنی تکبر اور آدم میں دو اصولِ کفر ثابت کئے ہیں۔ حرص اور حسد کا حرص کا بیان تو اس روایت میں ہو چکا۔ حسد کا بیان دوسری روایتوں میں ہے چنانچہ حیات القلوب جلد اول صفحہ ۵۰ میں ہے کہ خدا نے آدم کو آئمہ اہلِ بیت کو حسد کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ خبردار میرے نوروں کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا ورنہ تم کو اپنے قرب سے جدا کر دوں گا اور بہت ذلیل کروں گا مگر آدم نے ان پر حسد کیا اور اسی کی سزا میں جنت سے نکالے گئے۔ اخیر عبارت حیات القلوب کا یہ ہے:

پس نظر کردند بسوی ایشان بچشم	پس آدم و حوا نے ائمہ کی طرف

حسد پس بایں سبب خدا ایشاں را بخود گزاشت و یاری و توفیق خود را از ایشاں برداشت

حسد کی آنکھ سے دیکھا اس سبب سے خدا نے ان کو ان کے نفس کے حوالے کر دیا اور اپنی مدد اور توفیق ان سے روک لی۔

یہ ہے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی قدر۔ استغفر اللہ

ساتواں عقیدہ

نبیوں کے متعلق شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان سے بعض خطائیں ایسی سرزد ہوتی ہیں کہ جس کی سزا میں ان سے نور نبوت چھین لیا جاتا ہے۔ چنانچہ حیات القلوب جلد اول میں ہے:

و بچندیں سند معتبر از حضرت صادق علیہ السلام منقول ہست کہ چوں یوسف علیہ السلام باستقبال حضرت یعقوب علیہ السلام بیروں آمد یکدیگر را ملاقات کردند یعقوب پیادہ شد و یوسف را شوکت بادشاہی مانع شد و پیادہ نشد ہنوز از معانقہ فارغ نشدہ بودند کہ جبرئیل بر حضرت یوسف نازل شد و خطاب ... د ... یعقوب از جا ... رب ا

بہت سی معتبر سندوں کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشوائی کے لئے باہر گئے اور ایک دوسرے سے ملے یعقوب پیادہ ہو گئے مگر یوسف کو دبدبۂ بادشاہی نے پیادہ ہونے سے روکا جب معانقہ سے فارغ ہوئے تو جبرئیل حضرت یوسف پر نازل ہوئے اور خدا کی طرف ... سے ... نمہ کا ... ے کہ

آورد کہ اے یوسف خداوند
عالمیان میفرماید کہ ملک بادشاہی
ترا مانع شد کہ پیادہ شوی برائے
بندۂ شائستہ صدیق من دست
خود را بکشا چوں دست کشود از
کفِ دستش و بروایتے درمیان
انگشتانش نورے بیروں رفت
یوسف گفت ایں چہ نور بودے
جبرئیل گفت نور پیغمبری بود واز
صلب تو ہم نخواہد رسید لیعقوب
آنچہ کردی نسبت لیعقوب کہ برائے
او پیادہ نشدی۔

اے یوسف خداوندِ عالم فرماتا ہے
کہ بادشاہت نے تجھ کو روکا
تو میرے بندۂ شائستہ صدیق کے
لئے پیادہ نہ ہوا، ہاتھ تو کھول جیسے
ہی انہوں نے ہاتھ کھولا تو ان کی
ہتھیلی سے اور ایک روایت میں
ہے کہ انگلیوں کے درمیان سے ایک
نور نکلا یوسف نے کہا یہ کیا نور تھا
جبرئیل نے کہا یہ پیغمبری کا نور تھا
اب تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر
نہ ہوگا اس کام کی سزا میں جو تم
نے لیعقوب کے ساتھ کیا۔

۸ آٹھواں عقیدہ

نبیوں کے متعلق شیعوں کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ وہ مخلوق سے بہت ڈرتے ہیں اور بسا اوقات مارے ڈر کے تبلیغ احکامِ الٰہی نہیں کرتے۔ چنانچہ خدا کی طرف سے حجۃ الوداع میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا کہ حضرت علی کی خلافت کا اعلان کر دو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میری قوم ابھی نومسلم ہے اگر میں اپنے بھائی کے متعلق ایسا حکم دوں تو لوگ بھڑک اٹھیں گے پھر دوبارہ خدا کو عتاب کرنا پڑا کہ اے رسول اگر ایسا نہ کروگے تو فرائضِ رسالت سے سبکدوش نہ ہوگے اس پر بھی رسول نے ٹالا آخر خدا کو وعدۂ حفاظت کرنا پڑا۔ اس دفعہ

کے بعد بھی رسول نے صاف صاف تبلیغ نہ کی۔ گول گول الفاظ کہہ دیئے انتہا یہ کہ بہت سی آیاتِ قرآنیہ رسول نے مارے ڈر کے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم نہ ہوا نہ اب ہو سکتا ہے۔

(دیکھو عماد الاسلام مصنفہ مولوی دلدار علی مجتہد اعظم شیعہ)

نواں عقیدہ

نبیوں کے متعلق شیعوں کا ایک نفیس عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے انعام کو رد کر دیتے تھے۔ خدا بار بار ان کو انعام بھیجتا اور وہ اس کے لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ آخر خدا کو کچھ اور لالچ دینا پڑتا تھا اس وقت وہ اس انعام کو قبول کرتے تھے غرض کہ خدا کی کچھ قدر منزلت اُن کے دل میں نہ تھی۔ اصول کافی صفحہ ۲۹۴ میں ہے۔

عن رجل من اصحابنا	ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص امام
عن ابی عبد الله علیه السلام	جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
قال ان جبرئیل نزل	کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا جبرئیل
علی محمد صلی الله علیه	محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے
وآله وسلم فقال له یا	اور ان سے کہا کہ اے محمد! اللہ
محمد ان الله یبشرك	آپ کو ایک بچہ کی بشارت دیتا
بمولود یولد من فاطمة	ہے جو فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ آپ
تقتله امتك من بعدك	کی امت آپ کے بعد اس کو
فقال وعلی ربی السلام	شہید کرے گی تو حضرت نے
لا حاجة لی [illegible]	فرمایا کہ اے جبرئیل میرے رب

من فاطمة تقتله امتي من بعدي فعرج جبرائيل الى السماء ثم هبط فقال يا محمد ان ربك يقرئك السلام و يبشرك بانه جاعل في ذريته الامامة والولاية والوصية فقال اني قد رضيت ثم ارسل الى فاطمة ان الله يبشرني بمولود يولد لك تقتله امتي من بعدي فارسلت اليه ان لا حاجة لي في مولود تقتله امتك من بعدك فارسل اليها ان الله عزوجل قد جعل في ذريته الامامة والولاية والوصية

پر سلام ہو مجھے اس بچہ کی کچھ حاجت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہوگا اس کو میری امت میرے بعد قتل کرے گی پھر جبریل چڑھے پھر اترے اور انہوں نے ویسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو مجھے حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو میری امت میرے بعد قتل کرے گی۔ جبریل پھر آسمان پر چڑھے پھر اترے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو بشارت دیتا ہے کہ وہ اس بچہ کی ذریت میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر کرے گا تو حضرت نے فرمایا کہ میں راضی ہوں۔ پھر آپ نے فاطمہ کو خبر بھیجی کہ اللہ مجھے بشارت دیتا ہے ایک بچہ کی جو تم سے پیدا ہوگا میری امت میرے بعد اس کو قتل کرے گی فاطمہ نے بھی کہلا بھیجا کہ مجھے

Scanned with CamScanner

فارسلت الیہ انی قد رضیت

کچھ حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی تو حضرت نے کہلوا بھیجا کہ اللہ عزوجل نے اس کی ذریت میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر کی ہے تب فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ میں راضی ہو گئی۔

دیکھو کس طرح رسول نے خدا کی بشارت کو بار بار رد کر دیا اور شہادت فی سبیل اللہ کو حقیر سمجھا اور حضرت فاطمہ نے بھی سنت رسول کی پیروی میں خدا کی بشارت کو رد کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر خدا امامت کا لالچ نہ دیتا تو کبھی رسول خدا کے انعام کو قبول نہ کرتے۔

دسواں عقیدہ

شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے قرآن شریف میں حکم دیا ہے کہ اپنی تعلیم کی اجرت لوگوں سے مانگ لیجیے۔ نعوذ باللہ۔ انبیاء علیہم السلام کی کس قدر توہین اس عقیدہ میں ہے۔ آج ان کے ادنیٰ غلامان غلام ایسے موجود ہیں جو عمر بھر کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس کی اجرت مخلوق سے مانگیں جو کام کرتے ہیں خالصاً لوجہ اللہ کرتے ہیں۔

یہ عقیدہ شیعوں کا بہت مشہور ہے اور آیت کریمہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کی تفسیر میں مفسرین شیعہ نے ذکر

کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے اور اجرت نہیں مانگتا صرف یہ اجرت مانگتا ہوں کہ میرے قرابت والوں سے محبت کرو اور قرابت والوں سے مراد علی، فاطمہ، حسنین ہیں اور محبت کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ان کو مثل میرے امام مانو۔

اہل سنت کہتے ہیں یہ مطلب آیت کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بیسیوں آیتیں قرآن شریف میں ہیں جن میں دوسرے پیغمبروں کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتے۔ ہماری اجرت تو خدا کے ذمہ ہے اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں خاص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ آپ کہہ دیجئے میں اس تعلیم پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا یہ تو صرف ہدایت خلق کا کام ہے۔ لہذا آیت مذکورہ کا یہ مطلب ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ صرف یہ کہتا ہوں کہ میں تمہارا قرابت دار ہوں۔ قرابت کا خیال کر کے مجھے ایذا نہ پہنچاؤ۔

اس مبحث میں ایڈیٹر اصلاح سے تحریری مباحثہ ہوا بالآخر ایک خاص رسالہ موسوم بہ تفسیر آیت مودت القربیٰ اس ناچیز نے تالیف کیا جس کے بعد ایڈیٹر صاحب اصلاح ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخاست۔

گیارہواں عقیدہ

ہبۂ فدک کے متعلق ہے، بہت مشہور مسئلہ ہے۔ لہذا حوالہ کتاب کی حاجت نہیں ہے۔ ہر شیعہ ہر موقع پر مطاعن صحابہ میں ہبۂ فدک کا ذکر کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فدک حضرت فاطمہ کو دے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے چھین لیا مگر یہ عقل کے دشمن اتنا نہیں سوچتے کہ رسول پر کس قدر سخت الزام خودغرضی

اور دنیا طلبی کا عائد ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ

بارہواں عقیدہ

عقیدۂ تحریف قرآن کے متعلق ہے جس کی بابت "تنبیہ الحائرین" کے بعد اب کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔ پانچوں قسم کی روایتیں علمائے شیعہ کا اقرار سب کچھ اس میں نقل ہو چکا۔

تیرہواں، چودھواں، پندرہواں عقیدہ

ازواجِ مطہرات کے متعلق ہے کہ شیعوں نے خلافِ عقل و نقل کس قدر ناپاک عقیدہ ان کے متعلق قائم کر رکھا ہے۔ اس کے متعلق بھی اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں جس کا جی چاہے ہمارا رسالہ تفسیر آیت تطہیر دیکھیے۔

سولہواں عقیدہ

صحابۂ کرام کے متعلق ہے۔ اس کے لئے کسی حوالے کی ضرورت نہیں کیوں کہ یہ واقعات ہیں جن کا کوئی منکر نہیں ہے اور صحابۂ کرام کے متعلق جیسا نجس عقیدہ شیعوں کا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔

سترہواں عقیدہ

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے مجوزہ بارہ امام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور ہم رتبہ ہیں اور اسی طرح معصوم و مفترض الطاعۃ ہیں۔ دیکھو اصولِ کافی کتاب الحجۃ صاف لفظ یہ ہیں کہ "ائمہ کو وہی بزرگی حاصل ہے جو محمد علیہ السلام

کو حاصل ہے"۔ اسی حدیث کو صاحب حملہ حیدری نے نظم کیا ہے کہ ؎

ہمہ صاحب حکم بر کائنات
ہمہ چوں محمد منزہ صفات

اٹھارہواں عقیدہ

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتب کی تلاوت کر ڈالتے ہیں اور ان کی پیشانی پر یہ آیت تمت کلمت ربك صدقا وعدلا لکھی ہوتی ہے۔ سایہ ان کا نہیں ہوتا۔ ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوتے ہیں اور بجائے قابلہ کے امام سابق کام کرتے ہیں۔
(دیکھو اصولِ کافی و تصنیفاتِ علامہ باقر مجلسی)

انیسواں عقیدہ

امام مہدی کے غائب ہونے کے متعلق ہے۔ یہ عقیدہ بھی شیعوں کا اس قدر مشہور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ دینے کی بالکل ضرورت نہیں۔

بیسواں، اکیسواں، بائیسواں، تیئسواں، چوبیسواں عقیدہ

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہوتے ہیں۔ عصائے موسیٰ، انگشتری سلیمان، اسمِ اعظم اور لشکر جنات وغیرہ وغیرہ اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ دیکھو اصولِ کافی کتاب الحجۃ۔ بکثرت احادیث ان مضامین کی ہیں۔ حضرت علی میں علاوہ ان اوصاف کے قوتِ جسمانی بھی ایسی تھی کہ جبریل

Scanned with CamScanner

جیسے شدید القویٰ فرشتے کے جنگِ خیبر میں پر کاٹ ڈالے۔ دیکھو حیات القلوب وحملہ حیدری۔ بایں ہمہ ائمہ نے کبھی ان معجزات سے کام نہ لیا۔ فدک چھین گیا حضرت فاطمہ پر مار پیٹ ہوئی۔ حمل گرا دیا گیا۔ حضرت علی سے جبراً بیعت لی گئی۔

اس مسئلہ کو اور نیز اس کے بعد چوبیسویں مسئلہ تک ہم نہایت مفصل اپنی دوسری تصنیفات میں بیان کر چکے ہیں کتب شیعہ کی عبارتیں بھی نقل کر چکے ہیں اس لئے یہاں طول دینا فضول معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو مناظرہ بکیر ہائ

پچیسواں عقیدہ ۲۵

شیعہ اپنے خانہ ساز ائمہ کے اصحاب کی بڑی عزت کرتے ہیں ان میں باہم نزاعات ہوئے، اور باوجود امام کے زندہ ہونے کے وہ نزاعات رفع نہ ہوئیں۔ ترک کلام وسلام کی نوبت آئی مگر شیعہ ان میں سے کسی کو خاطی نہیں کہتے سب کو اچھا سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں بخلاف اس کے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی کچھ بھی عزت نہیں ان میں اگر کوئی نزاع ہوا اور وہ بھی بعد رسول کے تو کہتے ہیں ایک فریق کو برا کہنا ضروری ہے اپنے ائمہ کے اصحاب کی تو یہاں تک پاسداری ہے کہ ان میں فاسق، فاجر، شرابی لوگ بھی ہیں ان کو بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ فلاں امام کے طفیل میں ان کے یہ گناہ معاف ہو جائیں۔ یہیں سے سمجھ لینا چاہیئے کہ شیعوں کو کوئی تعلق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے اور اگر کچھ بھی تعلق ہوتا تو ان کے اصحاب کی کم از کم اتنی عزت تو کرتے جتنی اپنے ائمہ کے اصحاب کی کرتے ہیں۔

چھبیسواں عقیدہ ۲۶

شیعہ جن حضرات کو امام معصوم کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ان کے

پیرو ہیں ان کے اصحاب کی یہ حالت تھی کہ ان میں نہ امانت تھی نہ سچائی نہ وفاداری یہ سب صفتیں اہل سنت میں تھیں۔ اصول کافی ص۲۳۷ میں عبداللہ بن یعفور سے روایت ہے۔

قال قلت لابي عبد الله عليه السلام اني اخالط الناس فيكثر عجبي من اقوام لا يتولونكم ويتولون فلانا و فلانا لهما امانة وصدق و وفاء واقوام يتولونكم ليس لهم تلك الامانة ولا الوفاء و لا الصدق قال فاستوى ابو عبد الله عليه السلام جالسا فاقبل علي كالغضبان ثم قال لا دين لمن دان الله بولاية امام ليس من الله ولا عتب على من دان بولاية امام من الله

میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو بہت تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ لوگوں کی ولایت کے قائل نہیں فلاں اور فلاں کو مانتے ہیں ان میں امانت ہے سچائی ہے۔ وفا ہے اور جو لوگ آپ کو مانتے ہیں ان میں نہ امانت ہے نہ سچائی اور نہ وفا یہ سن کر امام جعفر صادق سیدھے بیٹھ گئے اور میری طرف غصہ سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جس شخص نے ایسے امام کو مانا جو خدا کی طرف سے نہیں اس کا دین ہی نہیں اور جس نے ایسے امام کو مانا جو خدا کی طرف سے ہے اس پر کچھ عتاب نہیں۔

ف جب ائمہ کے زمانہ میں شیعہ سچائی اور امانت اور وفاداری سے خالی تھے تو خیال کرو کہ آج کل شیعوں کی کیا حالت ہوگی۔

ائمہ کے اصحاب ائمہ پر افترا کیا کرتے تھے اور ائمہ ان کی تکذیب کرتے تھے اس مضمون کی صدہا روایتیں کتب شیعہ میں موجود ہیں۔ نمونے کے طور پر ایک روایت سنیئے۔ رجال کشی میں ہے ص ۱۳۳ مطبوعہ کربلا۔

عن زیاد بن ابی الحلال	زیاد بن حلال کہتے ہیں کہ میں نے
قال قلت لابی عبد اللہ علیہ	امام جعفر صادق علیہ السلام سے
السلام ان زرارة روی	کہا کہ زرارہ نے آپ سے استطاعت
عنك في الاستطاعة شيئاً	کے بارہ میں ایک روایت نقل کی
فقبلنا منہ وصدقناہ	ہم نے اس کو قبول کیا اور اس
وقد احببت ان اعرضہ	کی تصدیق کی اور اب میں چاہتا
علیك فقال هاته فقلت	ہوں کہ وہ حدیث آپ کو سناؤں
یزعم انہ سألك عن	امام نے کہا سناؤ۔ میں نے کہا
قول اللہ عز وجل واللہ علی	زرارہ کا بیان ہے کہ انہوں نے آپ
الناس حج البیت من	سے اللہ عز وجل کے قول وللہ علی
استطاع الیہ سبیلا	الناس حج البیت کا مطلب پوچھا
فقلت من ملك زاداً	آپ نے فرمایا جو شخص زادراہ اور
وراحلة فهو مستطیع للحج	سواری کا مالک ہو وہ حج کی استطاعت
وان لم یحج فقلت	رکھتا ہے چاہے حج نہ کرے تو
نعم فقال لیس هکذا	آپ نے کہا ہاں امام نے فرمایا نہ
سألنی ولا هکذا قلت	زرارہ نے مجھ سے اس طرح
کذب علی واللہ کذب	پوچھا اور نہ اس طرح میں نے جواب
علی واللہ لعن اللہ زرارة	دیا وہ میرے اوپر جھوٹ بولتا

لعن الله زرارة انما قال
لی من کان له زاد واهلة
فهو مستطيع للحج قلت
قد وجب عليه قال
فمستطيع هو فقلت لا
حتی يوذن له قلت
فاخبر زرارة بذلك قال
نعم قال زياد فقدمت
الكوفة فلقيت زرارة
فاخبرته بما قال ابوعبدالله
وسكت عن لعنه قال
لعلا انه قد اعطانی
الاستطاعة من حيث
لا يعلم وصاحبكم هذا
ليس له بصر بكلام
الرجال

جوڑتا ہے اللہ کی قسم وہ میرے
اوپر جھوٹ جوڑتا ہے۔ خدا
لعنت کرے زرارہ پر اس
نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جو شخص
زادِ راہ اور سواری کا مالک ہے
وہ مستطیع ہے میں نے کہا اس
پر حج واجب ہو تو مستطیع ہے اس
نے کہا نہیں یہاں تک اسے اجازت
دی جائے۔ میں نے کہا کیا میں زرارہ
کو اس کی خبر دوں۔ امام نے فرمایا
ہاں چنانچہ میں کوفہ گیا اور زرارہ
کو ملا۔ امام صادق کا مقولہ اس سے
بیان کیا مگر لعنت کا مضمون رہنے دیا
بیان کیا تو زرارہ نے کہا وہ مجھے
استطاعت کا فتویٰ دے چکے اور
ان کو خبر نہیں اور تمہارے ان امام کو
لوگوں کی بات سمجھنے کی تمیز نہیں ہے

ف: یہ وہی زرارہ صاحب ہیں جن پر امام جعفر صادق نے لعنت کی اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے بھی امام جعفر صادق پر لعنت بھیجی۔ امام نے یہ بھی فرمایا کہ وہ میرے اوپر افتراء کرتا ہے۔ زرارہ کوئی معمولی شخص نہیں ہے۔ مذہب شیعہ کے رکنِ اعظم اور راوی معتمد ہیں۔ خاص کتاب کافی کی ایک ثلث احادیث

انہیں کی روایت سے ہیں۔

یہ بھی علماء شیعہ کو اقرار ہے کہ اصحاب ائمہ نے ائمہ سے نہ اصول دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا تھا نہ فروع دین کو۔ ائمہ ان سے تقیہ کرتے رہے اور اپنا اصلی مذہب ان سے چھپا لیے۔ اس مضمون کی روایات بھی کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ نمونے کے طور پر دو ایک روایتیں سن لیجیے۔

علامہ شیخ مرتضیٰ فرائد الاصول مطبوعہ ایران کے صفحہ ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

ثم ان ما ذكره من تمكن اصحاب الائمة من اخذ الاصول والفروع بطريق اليقين دعوى ممنوعة واضحة للمنع و اقل ما يشهد عليها ما علم بالعين والاثر من اختلاف اصحابهم صلوات الله عليهم في الاصول والفروع ولذا اشكى غير واحد من اصحاب الائمة اليهم اختلاف اصحابه فاجابوهم تارة بانهم قد القوا الاختلاف بينهم

پھر جو یہ بیان کیا ہے کہ اصحاب ائمہ نے اصول و فروع دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیے۔ یہ دعویٰ ناقابل تسلیم ہے اور اس کا ناقابل تسلیم ہونا ظاہر ہے اور کم سے کم اس کی شہادت یہ ہے جو چیز آنکھ سے دیکھی گئی اور نقل سے معلوم ہوئی کہ ائمہ صلوٰت اللہ علیہم کے اصحاب اصول و فروع میں باہم مختلف تھے اور اسی وجہ سے بہت سے اصحاب ائمہ نے اصحاب ائمہ سے شکایت کی کہ آپ کے اصحاب میں اس قدر اختلاف کیوں ہے تو ائمہ نے کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف ہم نے خود ڈالا ہے

حقنا لدمائهم کما	ان لوگوں کی جان بچانے کے لیئے
فی روایة حریز	چنانچہ حریز و زرارہ اور ابو ایوب
و زرارة و ابی ایوب	جزار کی روایت میں یہی منقول
الجزار و اخوی اجابهم	ہے اور کبھی یہ جواب دیا کہ یہ
بان ذالك من	اختلاف جھوٹ بولنے والوں
جهة الکذابین	کے سبب سے پیدا ہوگیا ہے
کما فی روایة الفیض	جیسے کہ فیض بن مختار کی روایت
بن المختار	میں منقول ہے ۔

مولوی دلدار علی صاحب اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۴ میں لکھتے ہیں :

لا نسلم انهم کانوا مکلفین	ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ
بتحصیل القطع و الیقین	اصحاب ائمہ پر یقین کا حاصل کرنا
کما یظهر من بعض	ضروری تھا چنانچہ اصحاب ائمہ کی
اصحاب الائمة بل انهم	روش سے یہ بات ظاہر ہے بلکہ
کانوا مامورین باخذ	ان کو حکم تھا کہ احکام دین کو ثقہ غیر
الاحکام من الثقاة و من	ثقہ سب سے لیں بشرطیکہ قرینہ
غیرهم ایضاً مع قیام	سے گمان غالب حاصل ہو جائے
قرینة تفید الظن	جیسا کہ تم کو مختلف طریقوں سے
کما عرفت مرارا بانحاء	معلوم ہو چکا ہے اور اگر ایسا نہ ہو
مختلفة کیف و لو لم	تو لازم آئے گا کہ امام باقر و صادق
یکن الامر کذالك لزم	کے اصحاب جن سے یونس نے
ان یکون اصحاب ابی	کتابیں لیں اور ان کی احادیث سنیں

جعفر الصادق الذين اخذ يونس كتبهم وسمع احاديثهم مثلا هالكين مستوجبين النار وهكذا حال جميع اصحاب الائمة فانهم كانوا مختلفين في كثير من المسائل الجزئية والفرعية كما يظهر ايضا من كتاب العدة وغيره وقد عرفته

ہلاک ہونے والے و دوزخی ہوں اور یہی حال تمام اصحاب ائمہ کا ہے کیونکہ وہ لوگ مسائل جزئیہ فروعیہ میں مختلف تھے جیسا کہ کتاب العدۃ وغیرہ سے ظاہر ہے اور تم اس کو معلوم کر چکے ہو۔

اب ایک روایت اس مضمون کی دیکھ لیجیئے کہ ائمہ اپنے مخلص شیعوں سے بھی تقیہ کرتے تھے حتیٰ کہ ابوبصیر جیسے مسلم الکل سے بھی۔ کتاب استبصار کے باب الصلوٰۃ میں ہے۔

عن ابي بصير قال قلت لابي عبد الله متى صلى ركعتي الفجر قال لي بعد طلوع الفجر قلت له ان ابا جعفر عليه السلام امرني ان اصليها قبل طلوع الفجر فقال يا ابا محمد

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ سنتِ فجر کس وقت پڑھوں تو انہوں نے کہا کہ بعد طلوعِ فجر کے۔ میں نے کہا کہ امام باقر علیہ السلام نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ قبل طلوع فجر کے پڑھ لیا کرو۔

Scanned with CamScanner

ان الشیعۃ اتوا ابی	تو امام صادق نے کہا کہ اے ابو محمد
مسترشدین فافتاھم	شیعہ میرے والد کے پاس
بمر الحق واتونی	ہدایت حاصل کرنے کو آتے تھے
شکاکا فافتیتھم	لہذا میرے والد نے ان کو صحیح
بالتقیۃ	مسئلہ بتا دیا اور میرے پاس شک
	کرتے ہوئے آئے لہذا میں نے
	ان کو تقیہ سے فتویٰ دیا۔

ف: ابو بصیر کی حرکت دیکھنے کے قابل ہے جب امام باقر علیہ السلام اس مسئلہ کو بتا چکے تھے تو اب اس کو امام جعفر صادق سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً ان کا امتحان لینا منظور تھا۔ کیوں کہ جناب حائری صاحب انہیں حالات پر اور انہیں روایات کی بنیاد پر آپ اپنے کو متبع ائمہ کہتے ہیں۔

۲۷ ستائیسواں عقیدہ

حضرات شیعہ اولادِ رسول میں گنتی کے چند اشخاص کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باقی سیکڑوں ہزاروں اشخاص کو برا کہنا ان سے عداوت رکھنا ان پر تبرا بھیجنا ضروری جانتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم محبِ آلِ رسول ہیں۔ شواہد اس مضمون کے کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ کتاب احتجاج مطبوعہ ایران میں بڑے فخر کے ساتھ لکھا ہے کہ اولادِ رسول میں سے جو لوگ مسئلہ امامت میں ہمارے مخالف ہیں ہم ان کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے ان سے عداوت رکھتے ہیں ان پر تبرا بھیجتے ہیں۔ اصل عبارت کتاب احتجاج کی مناظرہ مکیریاں میں منقول ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اٹھائیسواں عقیدہ

جھوٹ بولنا جو تمام مذاہب میں بدترین گناہ ہے۔ تمام دنیا کے عقلاء نے اس کو سخت ترین عیب مانا ہے۔ مذہب شیعہ نے اس کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیا ہے دین کے دس حصے بتلائے ہیں ان میں سے نو حصے جھوٹ بولنے میں جو جو جھوٹ نہ بولے اس کو بے دین و بے ایمان کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا خدا کا دین بتایا گیا ہے انبیاء و ائمہ کا دین کہا گیا ہے۔ اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کے ص ۴۸۱ میں ہے۔

عن ابن ابی عمیر الاعجمی قال قال ابو عبد الله علیہ السلام یا ابا عمر ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ والتقیۃ فی کل شئی الا فی النبیذ والمسح علی الخفین	ابن عمیر عجمی سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصہ تقیہ میں ہے اور جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوا نبیذ اور موزوں پر مسح کرنے کے۔

ایضاً اصول کافی ص ۴۸۴ میں ہے۔

قال ابو جعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ	امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے۔

اگر شیعہ صاحب فرمائیں کہ ان احادیث میں تو تقیہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے نہ جھوٹ بولنے کی تو میں عرض کروں گا کہ تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے ہی کے

ہیں۔ علمائے شیعہ نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے لیکن تقیہ کے معنی امام معصوم کے قول سے ثابت ہیں۔ اس میں کوئی تاویل چل نہیں سکتی۔ اصولِ کافی ص ۴۸۲ میں لکھا ہے۔

عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال یوسف ایتھا العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا سرقوا شیئا ولقد قال ابراھیم انی سقیم واللہ ما کان سقیما۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے۔ میں نے (تعجب سے) کہا اللہ کے دین میں سے ہے؟ امام نے فرمایا ہاں خدا کی قسم اللہ کے دین میں ہے اور بہ تحقیق یوسفؑ (پیغمبر) نے کہا تھا اے قافلہ والو! تم چور ہو حالانکہ اللہ کی قسم انہوں نے کچھ نہ چرایا تھا اور ابراہیم (پیغمبر) نے کہا تھا میں بیمار ہوں حالانکہ وہ اللہ کی قسم بیمار نہ تھے۔

اس حدیث میں تقیہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ وہ خدا کا دین اور پیغمبروں کا شیوہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تقیہ نام جھوٹ بولنے کا ہے کیوں کہ ایک شخص نے چوری نہیں کی تھی اس کو امام نے چور کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور ایک

لہ: حضرت یوسف علیہ السلام پر افترا ہے انہوں نے ہرگز قافلہ والوں کو چور نہیں کہا تھا۔ قرآن شریف میں ہے۔ واذن مؤذن ایتھا العیر انکم لسارقون یعنی ایک اعلان دینے والے نے یہ اعلان دیا کہ اے قافلہ والو تم چور ہو اور اس اعلان دینے والے نے بھی اپنے خیال کے مطابق سچا اعلان دیا تھا۔ رہا حضرت ابراہیم کا واقعہ انہوں نے بیشک اپنے کو بیمار کہا تھا اور درحقیقت ان کو اس وقت رنج و غم کی بیماری تھی۔

Scanned with CamScanner

شخص بیمار نہ تھا اس نے اپنے کو بیمار کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور اسی کو جھوٹ بھی کہتے ہیں۔

ف تقیہ کی پہلی حدیث میں نبیذ پینے اور موزوں پر مسح کرنے میں تقیہ کرنے کی ممانعت ہے۔ یہ عجیب لطیفہ ہے۔ خدا جانے ان دونوں کاموں میں کیا بات ہے۔ تقیہ کر کے خدا کے ساتھ شرک کرنا اور دنیا بھر کے گناہوں کا ارتکاب جائز ہو مگر یہ دونوں کام جائز نہ ہوں عقل حیران ہے مگر استبصار کے مصنف کہتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں ان دونوں کاموں میں بھی تقیہ کرنے کی اجازت ہے اور ہمارا عمل اسی کے مطابق ہے اور اسی حدیث کا مطلب انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں کاموں میں تقیہ اس وقت جائز ہے جب جان کا یا مال کا خوف شدید ہو معمولی تکلیف کے لئے جائز نہیں۔ عبارت استبصار کی حسب ذیل ہے:

والثالث ان یکون ارادلا	اور تیسری بات یہ ہے کہ امام نے
اتقی فیہ احداً اذا لم	یہ مراد لیا ہوگا کہ میں ان کاموں میں
یبلغ الخوف علی النفس	کسی سے تقیہ نہیں کرتا جب
او المال وان لحقہ ادنی مشقۃ	تک کہ جان یا مال کا خوف نہ ہو
احتملہ وانما یجوز	معمولی تکلیف کو برداشت کر لیتا
التقیہ فی ذالک عند	ہوں اور ان کاموں میں تقیہ اسی
الخوف الشدید علی	وقت جائز ہے جب کہ خوف
النفس او المال	شدید جان یا مال کا ہو۔

استبصار کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیعہ جو کہتے ہیں کہ تقیہ بہانے خوفِ جان یا مال کے وقت کیا جاتا ہے بالکل غلط ہے۔ خوفِ جان یا مال کا [illegible] مذکورہ بالا کاموں میں ہے۔ ان کے سوا اور امور میں بغیر خوف

جان ومال کے بھی تقیہ جائز ہے۔

ف بعض شیعہ تقیہ کی بحث میں گھبرا کر یہ بھی کہہ بیٹھتے ہیں کہ تقیہ اہلسنت کے یہاں بھی ہے حالانکہ یہ محض فریب اور دھوکہ دینے کی بات ہے۔ اہل سنت کے یہاں ہرگز تقیہ نہیں ہے امور ذیل کے سمجھنے کے بعد یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔

اول اہل سنت کے یہاں تقیہ کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں کوئی ضروری کام نہیں نہ اس میں کوئی فضیلت ہے جیسا کہ شیعوں کے یہاں ہے۔

دوم اہل سنت کے یہاں خوف شدید کے وقت میں بحالت اضطرار واکراہ تقیہ کی اجازت ہے بالکل اسی طرح جیسے کہ بحالت اضطرار سور کا گوشت کھا لینا قرآن شریف میں جائز کیا گیا ہے۔ اس اجازت کی بنا پر کون کہہ سکتا ہے کہ سور کا گوشت مسلمانوں کے یہاں جائز ہے۔

سوم اہلسنت کے یہاں حالت اضطرار میں بھی تقیہ جائز ہے واجب نہیں اگر کوئی شخص تقیہ نہ کرے جان دے دے تو ثواب پائے گا۔

چہارم اہلسنت کے یہاں انبیاء علیہم السلام بلکہ جمیع پیشوایان دین کے۔ لئے تقیہ جائز نہیں صرف ان لوگوں کے لئے جائز ہے جن کے تقیہ کرنے سے دین ومذہب پر کوئی اثر نہ پڑے۔ ان کھلے کھلے فرقوں کے بعد یہ کہنا کہ اہل سنت کے یہاں بھی تقیہ ہے سوائے بے حیائی کے اور کس چیز کی دلیل ہو سکتا ہے۔

انتیسواں عقیدہ ۲۹

مذہب شیعہ میں اپنا دین چھپانے کی بڑی تاکید ہے اور دین کے ظاہر کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اصول کافی صفحہ ۴۸۵ میں ہے۔

Scanned with CamScanner

عن سلیمان بن خالد	سلیمان بن خالد سے روایت ہے،
قال قال ابو عبد اللہ علیہ	کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
السلام یا سلیمان انکم	نے فرمایا کہ تحقیق تم لوگ ایسے دین
علی دین من کتمہ اعزہ	پر ہو کہ جو اس کو چھپائے گا اللہ
اللہ ومن اذاعہ	اس کو عزت دے گا اور جو اس
اذلہ اللہ	کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

فی الحقیقت شیعوں کا مذہب چھپانے ہی کے قابل ہے۔ انہوں نے بڑی عقلمندی کی کہ زمانۂ سلف میں اپنا مذہب ظاہر نہ کیا ورنہ اس کا باقی رہنا دشوار تھا اب شیعوں کی کتابیں چھپ گئیں اس لئے بہت سی باتیں ان کے مذہب کی معلوم ہو گئیں لیکن علمائے شیعہ اب بھی اپنے عوام سے اپنے مذہب کے اسرار پوشیدہ رکھتے ہیں۔

تیسواں عقیدہ ۳۰

شیعوں کے مذہب شریف میں زنا کو ایک عجیب تدبیر سے جائز کیا گیا ہے اول تو متعہ ہی کیا کم تھا اور متعہ میں بھی طرح طرح کی جدتیں مثلاً متعہ دوری وغیرہ لیکن براہ راست زنا کو بھی جائز کر لیا گیا۔ عورت و مرد تنہا راضی ہو جائیں کوئی گواہ بھی نہ ہو حضرات شیعہ کے مذہب میں یہ بھی نکاح ہے۔

فروع کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۸ میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ	امام جعفر صادق علیہ السلام سے
السلام قال جاءت امرأۃ	روایت ہے کہ ایک عورت حضرت

الی عمر فقالت انی زنیت فطھرنی فامرھا بہا ان ترجم فاخبر ذالك امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فقال کیف زنیت قالت مررت بالبادیۃ فاصابنی عطش شدید فاستقیت اعرابیا فابی ان یسقینی الا ان امکنہ من نفسی فلما اجھدنی العطش وخفت علی نفسی سقانی فامکنتہ من نفسی فقال امیر المؤمنین علیہ السلام ھذا تزویج ورب الکعبۃ۔

(کتاب النکاح)

عمر کے پاس آئی اور اس نے کہا میں نے زنا کی ہے مجھے پاک کر دیجیے۔ حضرت عمر نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس کی اطلاع امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ کو کی گئی تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زنا کیا تھا اس عورت نے کہا میں جنگل گئی تھی وہاں مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی۔ ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے اوپر قابو دوں جب مجھ کو پیاس نے بہت مجبور کیا اور مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہوا تو میں راضی ہو گئی اس نے مجھے پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر قابو دے دیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو قسم رب کعبہ کی نکاح ہے۔

دیکھئے اس روایت کے مطابق زنا کا وجود دنیا سے اٹھ گیا۔ بازاروں میں جس زنا کا ارتکاب ہوتا ہے اس میں عورت و مرد باہم راضی ہو ہی جاتے ہیں یہاں

اگر پانی پلایا گیا تو وہاں اس سے بڑھ کر روپیہ دیا جاتا ہے ۔ گواہ کی صیغۂ نکاح کی شرط نہ یہاں ہے نہ وہاں شاباش ۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو
مذہب وہ چاہیئے کہ زنا بھی حلال ہو

اکتیسواں عقیدہ

متعہ مذہب شیعہ میں نہ صرف حلال بلکہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ نماز روزہ کی بھی اس کے سامنے کچھ ہستی نہیں ۔ تفسیر منہج الصادقین میں ہے کہ متعی مرد اور عورت جو حرکات کرتے ہیں ۔ ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے ۔ غسل کرے تو غسالہ کے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بے تعداد فرشتے قیامت تک تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیں گے اور ان کی تمام عبادات کا ثواب متعہ کرنے والوں کو ملے گا ۔ ایک مرتبہ متعہ کرنے سے امام حسین کا دو مرتبہ امام حسن کا تین مرتبہ میں حضرت علی کا چار مرتبہ میں رسولِ خدا کا رتبہ ملتا ہے جو متعہ نہ کرے گا وہ قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا ۔

حضرات شیعہ نے متعہ میں ایک لطیف صورت اور پیدا کی ہے اور اس کا نام متعہ دوریہ رکھا ہے جس کے ذکر سے بھی شرم معلوم ہوتی ہے ۔ بادلِ نخواستہ بقدرِ ضرورت ذکر کیا جاتا ہے ۔ صورت اس کی یہ ہے کہ دس بیس آدمی مل کر کسی ایک عورت سے متعہ کریں اور یکے بعد دیگرے اس سے ہم بستر ہوں ۔ نعوذ باللہ منہ اب چند روز سے شیعہ اس متعہ کا انکار کرنے لگے ہیں مگر اپنی کتابوں کو کیا کریں گے ۔ قاضی نور اللہ شوستری سے کچھ نہ بن پڑا تو اپنی کتاب مصائب النواصب میں یہ قید لگا دی کہ ہمارے ہاں متعہ دوریہ اس عورت سے جائز ہے جس کا حیض بند

ہو چکا ہے۔ عبارت ان کی یہ ہے۔

واما ما سمعا فلان ما نسبه	مصنف نواقض الروافض نے
الی اصحابنا من انهم	یہ جو ہمارے اصحاب امامیہ کی طرف
جوزوا ان یتمتع الرجال	منسوب کیا ہے وہ اس بات کو
المتعددوان لیلة واحدة	جائز کہتے ہیں کہ متعدد مرد ایک رات
من امرأة سواء کانت	میں ایک عورت سے متعہ کریں خواہ
من ذوات الاقراء ام لا	اس عورت کو حیض آتا ہو یا نہیں
فمما خان فی بعض	اس میں ازراہِ خیانت بعض قیدیں
قیوده وذالك لان	چھوڑ دی ہیں کیوں کہ ہمارے اصحاب
الاصحاب قد خصوا	امامیہ نے متعہ دوریہ کو اس عورت
ذالك بالآئسة لا بمالیهم	کے ساتھ خاص کیا ہے جس کو
بالآئسة وغیرها من ذوات	حیض نہ آتا ہو نہ یہ کہ جس کے ساتھ
الاقراء	چاہے کرے۔ حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

قاضی نور اللہ شوستری نے یہ جو تاویل کی ہے اگر مان بھی لی جائے تو بھی جس قدر بے حیائی اس فعل میں ہے ظاہر ہے جس مذہب میں ایسے بے حیائی کے افعال جائز ہوں اس مذہب کے عمدہ ہونے میں کیا شک ہے؟

النجم دورِ جدید کے نمبر چہارم میں متعہ کی بحث لکھی جا چکی ہے جس میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ متعہ مذہب اسلام میں کبھی حلال نہ تھا۔ قرآن شریف کی متعدد آیتیں مکی بھی اور مدنی بھی حرمت متعہ کی تعلیم دیتی ہیں۔ اس مضمون کو دیکھ کر بعض انصاف پسند شیعوں نے بھی اقرار کر لیا کہ بے شک متعہ اسلام میں کبھی حلال نہ تھا چنانچہ حکیم سید شبیر حسن صاحب مولوی فاضل کا اقرار النجم میں چھپ چکا ہے۔

بتیسواں ۳۲ عقیدہ

تبرا بازی کے متعلق ہے اس کے لئے کسی خاص کتاب کے حوالے کی ضرورت نہیں مذہبِ شیعہ کا رکنِ اعظم یہی ہے کہ صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں۔ اس گالی دینے کی بدولت ذلت ہوتی ہے خونریزی ہوتی ہے۔ دفعہ تعزیرات کے ماتحت سزائیں ملتی ہیں مگر پھر باز نہیں آتے۔

تیتیسواں ۳۳ عقیدہ

غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا مذہبِ شیعہ میں جائز ہے۔ فروع کافی جلد دوم صـ۶۱ میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام	امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
قال النظر الی عورۃ من	کہ جو شخص مسلمان نہ ہو اس کی
لیس بمسلم مثل نظرک	شرم گاہ کا دیکھنا ایسا ہے جیسے گدھے
الی عورۃ الحمار	کی شرم گاہ کو دیکھنا

چوتیسواں ۳۴ عقیدہ

مذہبِ شیعہ میں سترِ عورت صرف بدن کا رنگ ہے خود ائمہ معصومین اپنے عضوِ مخصوص پر چونہ لگا کر لوگوں کے سامنے ننگے ہو جایا کرتے تھے۔ فروع کافی جلد دوم صـ۶ میں ہے۔

ان ابا جعفر علیہ السلام	امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے
کان یقول من کان یؤمن	کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے

بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام الا بميزر قال فدخل ذات يوم الحمام نتنور فلما ان اطبقت النورة على بدنه القى الميزر فقال له مولى له بابي انت وامي انك لتوصينا بالميزر وقد القيته عن نفسك فقال اما علمت ان النورة قد اطبقت العورة

دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر پائجامہ کے نہ داخل ہو پھر امام ممدوح ایک دن حمام میں گئے اور چونہ لگایا جب چونہ لگ گیا تو پائجامہ اتار کر پھینک دیا ان کے ایک غلام نے ان سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ ہم کو پائجامہ پہننے کی تاکید کرتے ہیں مگر خود آپ نے اتار ڈالا تو امام نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے؟ کہ چونہ نے ستر کو چھپالیا

۳۵
پینتیسواں عقیدہ

عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت حرکت کا جواز مذہب شیعہ میں متفق علیہ کافی استبصار تہذیب سب میں اس کی روایات موجود ہیں بلکہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ امام سے پوچھا گیا کہ آپ بھی اپنی بی بی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں امام نے اس کے جواب میں انکار کیا ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس مسئلہ کا جواز قرآن شریف سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نسائکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ۔ حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے یوں ہونا چاہیئے کہ جس طرح چاہو آؤ۔ کھیتی کا مضمون

خود اس کو بتلا رہا ہے کیوں کہ کھیتی کا مقام صرف ایک ہی ہے بعض علماء شیعہ نے اہل سنت کی کتابوں سے بھی اس فعلِ قبیح کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوئے۔ (دیکھو قبقاب لآل الکذاب)

چھتیسواں عقیدہ ۳۶

بے وضو اور بلا غسل سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ شیعوں کے یہاں درست ہے ان کی کتبِ فقہ میں اس کی تصریح ہے لہذا طول دینے کی حاجت نہیں۔ طہارت کے مسائل مذہب شیعہ میں بہت نفیس نفیس ہیں۔ پیشاب کی بڑی قدر ہے مگر اب اس وقت طول دینے کو دل نہیں چاہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دیکھا جائے گا۔

سینتیسواں عقیدہ ۳۷

مذہب شیعہ میں دغا و فریب ایسی عمدہ چیز ہے کہ ائمہ اکثر اپنے مخالفوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرتے اور بجائے دعا کے نماز میں بددعا دیتے تھے اور اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے کہ تم بھی ایسا کیا کرو۔ لوگ سمجھتے تھے کہ امام نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور وہاں معاملہ برعکس ہے۔ فروع کافی جلد اول صفحہ ۹۹ میں ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ	امام جعفر صادق سے روایت ہے
السلام ان رجلاً من	کہ ایک شخص منافقوں میں سے
المنافقین مات فخرج	مرگیا۔ امام حسین صلوات اللہ علیہ
الحسین بن علی صلوات	اس کے جنازہ کے ہمراہ چلے راستہ
اللہ علیہ یمشی فلقیہ	میں غلام ان کا ان کو ملا اس سے
مولالہ فقال لہ الحسین	امام حسین علیہ السلام نے فرمایا

عليه السلام اين تذهب
يا فلان قال فقال
له مولاه افر من
جنازة هذا المنافق ان
اصلى عليها فقال له
الحسين عليه السلام
انظر ان تقوم على يميني
فما سمعتني اقول فقل
مثله فلما ان كبر عليه
عليه وليه قال الحسين عليه
السلام الله اكبر اللهم
العن فلانا عبدك
الف لعنة مؤتلفة غير
مختلفة اللهم اخزك
عبدك في عبادك و
بلادك و اصله حر
نارك و اذقه اشد
عذابك فانه كان
يتولى اعدائك ويعادي
اولياءك ويبغض اهل
بيت نبيك ۔

کہ تو کہاں جاتا ہے اس نے کہا
میں اس منافق کے جنازہ سے
بھاگتا ہوں نہیں چاہتا کہ اس پر
نماز پڑھوں حسین علیہ السلام نے
اس سے فرمایا دیکھو میری داہنی
جانب کھڑا ہو اور جو کچھ مجھے کہتے
ہوئے سننا وہی تو بھی کہنا پھر
جب اس منافق کے ولی نے تکبیر
کہی تو حسین علیہ السلام نے بھی
تکبیر کہہ کر یہ دعا مانگی کہ یا اللہ اپنے
فلانے بندے پر لعنت کر
ہزار لعنتیں جو ساتھ ساتھ ہوں
مختلف نہ ہوں یا اللہ اپنے اس
بندے کو دوسرے بندوں میں
اور شہروں میں رسوا کر اور اپنے
آگ کی گرمی میں اس کو ڈال اور
سخت عذاب اس پر کر کیوں کہ وہ
تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا
تھا اور تیرے دوستوں سے دشمنی
رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہلبیت
سے بغض رکھتا تھا۔

Scanned with CamScanner

ف: دیکھئے یہ امام معصوم ہیں جو اس طرح لوگوں کو فریب دے رہے ہیں اگر اس منافق کی نماز جنازہ جائز ہی نہ تھی تو امام کو علیحدہ رہنا چاہیئے تھا خواہ مخواہ نمازِ جنازہ میں شریک ہو کر بددعا کس قدر مذموم خصلت ہے؟ غلام بے چارہ جا رہا تھا اس کو زبردستی امام نے شریک کر کے اپنے ساتھ فریب دہی کا مرتکب بنایا۔ کتب شیعہ میں اس قسم کے افعال اور ائمہ سے بھی منقول ہیں۔ (استغفر اللہ)

اڑتیسواں عقیدہ ۳۸

مذہب شیعہ میں ائمہ کی زیارت کی بھی نماز پڑھی جاتی ہے اور اس میں ان کی قبروں کی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ قبلہ رو ہونے کی شرط نہیں۔ یہ مسئلہ بھی ان کی کتب حدیث وفقہ میں مذکور ہے اور غالباً شیعہ اس کو عیب بھی نہیں سمجھتے کیونکہ کعبہ مکرمہ سے ان کو چنداں تعلق نہیں دین اسلام کی تمام چیزوں سے ان کی بے تعلقی ظاہر ہے۔ صرف زبان سے تعلق کا اظہار محض اس لئے کرتے ہیں کہ ناواقف لوگ ان کو اسلامی فرقوں میں شمار کریں اور مسلمانوں کے بہکانے کا موقع ملے۔

انتالیسواں عقیدہ ۳۹

مذہب شیعہ میں نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کی اس درجہ قدر ہے کہ اس کو ائمہ معصومین کی غذا بتایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس روٹی کو کھالے گا جنتی ہو گا۔ من لایحضرہ الفقیہ باب المکان للمحدث میں ہے۔

دخل ابو جعفر الباقر الخلاء امام باقر علیہ السلام ایک روز پاخانہ

ا۔ اللّٰھم املأ جوفہ نارًا وقبرہ نارا وسلط الحیات والعقاب۔ فروع کافی جلد ۱ صفحہ ۹۶

فوجد لقمة نبذ فی القذر فاخذها وغسلها ودفعها الی مملوك معه وقال يكون معك لآكلها اذا خرجت فلما خرج قال للمملوك اين اللقمة قال اكلتها يا ابن رسول الله فقال انها ما استقرت فی جوف احد الا وجبت له الجنة فاذهب فانت حر فانی اكره ان استخدم من اهل الجنة

گئے تو انہوں نے ایک لقمہ نجاست میں گرا ہوا پایا پس اس کو اٹھا لیا اور دھویا اور ایک غلام کو جو ان کے ہمراہ تھا دیا اور فرمایا کہ اس کو اپنے پاس رکھ جب میں نکلوں گا تو اس کو کھاؤں گا چنانچہ جب نکلے تو اس غلام سے پوچھا کہ وہ لقمہ کہاں ہے۔ غلام نے کہا اے فرزندِ رسول اللہ! میں نے اس کو کھا لیا۔ امام نے فرمایا وہ لقمہ جس کے پیٹ میں جائے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ تو جا تو آزاد ہے کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جنتی سے خدمت لوں

چالیسواں عقیدہ

شیعوں نے جو حدیثیں ائمہ کی طرف منسوب کر کے روایت کی ہیں ان میں اس قدر اختلاف ہے کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں اماموں کے مختلف اقوال نہ ہوں اس اختلاف نے مجتہدینِ شیعہ کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔ بیچارے اکثر تو یہ کرتے ہیں کہ مختلف حدیثوں میں ایک کو امام کا اصلی مذہب کہہ دیتے ہیں اور دوسری حدیثوں کو تقیہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں مگر کہیں یہ بات بھی نہیں بنتی اس وقت سخت

حیران ہوتے ہیں۔ مولوی دلدار علی صاحب نے "اساس الاصول" میں مجبور ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ہمارے اختلاف کو دیکھو تو حنفی شافعی کے اختلاف سے بدرجہا زائد ہے۔ مولوی دلدار علی نے یہاں تک اقرار کر لیا کہ ہمارے ائمہ کا اختلاف عقدہ لاینحل ہے اور ہرگز اس بات کو معلوم کر لینا کہ یہ اختلاف کیوں ہے انسانی طاقت سے باہر ہے۔ بہت سے شیعہ اس اختلاف کو دیکھ کر مذہب شیعہ سے پھر گئے۔

"اساس الاصول" صہ۵۱ میں ہے:

الاحادیث الماثورة عن	جو حدیثیں ائمہ سے منقول ہیں ان میں
عن الائمة مختلفة جداً	بہت اختلاف ہے۔ کوئی حدیث
لا یکاد یوجد حدیث	ایسی نہیں مل سکتی جس کے مقابلہ
الا وفی مقابلة ما	میں دوسری حدیث نہ ہو اور کوئی
ینافیه ولا یتفق خبر	خبر ایسی نہیں ہے جس کے مقابلہ
الا وبازائه ما یضاد	میں دوسری ضد موجود نہ ہو۔
حتی صار ذالك	یہاں تک کہ اس اختلاف کے
سبباً لرجوع بعض	سبب سے بعض ناقص لوگ
الناقصین عن اعتقاد	اعتقاد حق (یعنی مذہب شیعہ)
الحق کما صرح به شیخ	سے پھر گئے جیسا کہ شیخ الطائفہ
الطائفة فی اوائل	نے تہذیب و استبصار کے
التهذیب والاستبصار	شروع میں اس کی تصریح کی ہے
ومنا شئ هذه الاختلافات	اور اس اختلاف کے اسباب بہت
کثیرة جدا من التقیة	ہیں مثلاً تقیہ اور جعلی حدیثیں کا بنایا
والوضع السامع والنسخ	جانا اور سننے والے سے اشتباہ کا

التخصيص والتقييد و غير هذه المذكورات من الامور الكثيرة كما وقع التصريح على اكثرها في الاخبار المأثورة عنهم ليتاز التناشي بعضها عن بعض في باب كل حديثين مختلفين بحيث يحصل العلم واليقين بتعيين المنشاء عسر جدا وفوق الطاقة كما لا يخفى

ہوجانا اور منسوخ ہوجانا یا خاص اور مقید کا ہوجانا اور علاوہ ان مذکورہ باتوں کے بہت سی باتیں ہیں چنانچہ اکثر باتوں کی تصریح ان روایات میں ہے جو ائمہ سے منقول ہیں اور ہر دو مختلف حدیثوں میں یہ پتہ لگانا کہ کس سبب سے اختلاف ہوا اس طور پر کہ تعیین سبب کا علم و یقین ہوجائے نہایت دشوار بلکہ طاقتِ انسانی سے بالاتر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

جناب شیعہ صاحب اپنی احادیث کے اس عظیم و شدید اختلافات کو دیکھیے اور اس پر غور کیجیئے کہ ان مختلف حدیثوں میں آپ کے اسلاف نے جس کو چاہا امام کا اصلی مذہب کہہ دیا جس کو چاہا تقیہ وغیرہ کہہ کر اڑا دیا کیوں کہ بقول مولوی دلدار علی صاحب کے ہر جگہ سبب اختلاف کا معلوم کرنا طاقتِ انسانی سے بالاتر ہے کیا باوجود اس کے بھی آپ اپنے کو پیروِ ائمہ کہہ سکتے ہیں۔ شرم۔ شرم۔ شرم

جن مسائل کا ذکر تنبیہ الحائرین کے دیباچہ میں تھا ان کا بیان ختم ہوچکا اور کتب شیعہ کا حوالہ بقدرِ ضرورت دیا جاچکا۔ اب چند امور اور جن کا وعدہ اسی تکملہ پر محمول تھا ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

توحید و سنت، فضائل صحابہؓ و اہلبیتؓ، اور ردِ شرک و بدعت، اور ردِ رفض و ضلالت پر فکری و نظریاتی مجموعے

اشاعت المعارف کے شاہکاروں میں ۵ شہ پاروں کا اضافہ

بلند پایہ علمی کتابوں کی اشاعت کا مرکز

پاکستان کے نامور ادیب اور خطیب **علامہ ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی** کی تمام کتابیں نئے سرے سے انداز میں شائع ہو گئیں

◉ نئے شاہکار ◉ نیا انداز ◉ نئی زبان ◉ نیا لہجہ

نمبر	نام کتاب	صفحات	قیمت	نام مصنف	تعارف و موضوع کتاب
۱	رشتۂ فاروقؓ و علیؓ	۱۸	۸/- روپے	محقق عصر حافظ محمد اقبال رنگونی	حضرت عمر فاروقؓ کے حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور بارہ ائمہ کے تعلقات کا آئینہ۔
۲	بطلان شیعہ مذہب		۷/-	مولانا عبد الشکور لکھنوی	شیعہ کے چالیس عقیدے
۳	پیغام توحید و سنت	۹۶	۷/-	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	علامہ فاروقی کی طرف سے برطانیہ کے مختلف مقامات پر توحید و سنت اور رد شرک و بدعت پر پیش کیے گئے چار عدد مقالے
۴	حقیقت شیعہ مذہب	۴۸	۵/-	مولانا شیر علی	شیعہ کی کہانی شیعہ مجتہد کی زبانی
۵	امیر معاویہؓ اور اہلبیتؓ رسولؐ		۶/-		خوبصورت چارٹ
۶	خمینی ازم اور اسلام	۱۶۰	۲۵/- روپے	مولانا ابو ریحان فاروقی	ایرانی پیشوا مسٹر خمینی کے عقائد و افکار کا جائزہ
۷	فیصل ایک روشن ستارہ	۶۰۰	۶۵/-	〃	تاریخ عرب و تاریخ آل سعود، تاریخ فیصل، تاریخ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب پر بے مثال جامع ذخیرہ
۸	انکشاف حق	۱۶۶	۲۵/-	مفتی خلیل احمد برکاتی	ہندوستان کے ایک بریلوی عالم کا مولانا احمد رضا بریلوی کے مسلک سے توبہ نامہ اور علمائے دیوبند کے خلاف تکفیری فتووں پر محققانہ تجزیہ
۹	تحفۃ الاحباب	۱۰۰	۱۲/-	علامہ نذیر احمد مخدوم	شیعہ کی جانب سے کیے جانے والے پچاس سوالوں کا جواب
۱۰	سیدنا معاویہؓ	۱۶۸	۱۲/-	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	حضرت امیر معاویہؓ کے حیرت انگیز کارناموں کا تذکرہ
۱۱	تحریک آزادی ہند کا مستند سبب	۱۲۸	۱۶/-	〃	تحریک آزادی اور تحریک ریشمی رومال میں علماء حق کا کردار
۱۲	یورپ کے سنگین مجرم	۹۶	۱۰/-	〃	نئے لہجے اور نئی زبان میں شاہ ولی اللہؒ سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمت اللہ علیہ تک جامع تاریخ۔
۱۳	تاریخ کالا پانی	۱۳۶	۱۵/-	مولانا جعفر تھانیسری	جزیرہ انڈیمان میں مجاہدین آزادی پر بیتے جانے والے مظالم کی داستان
۱۴	شیخ عبد القادر جیلانی	۵۶	۶/-	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	حضرت شیخ جیلانی کے سوانح اور ان کی تعلیمات
خوبصورت چارٹ اور عظیم شاہکار	علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات ۱۵/- روپے			مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	علماء دیوبند کی ایک سو سالہ خدمات کا جائزہ
	ختم نبوت ۷/- روپے، خلافت راشدہ ۶/- روپے			〃	مسئلہ ختم نبوت، چالیس قرآنی آیات اور احادیث
	شکر زیا اللہ مدد ۱۰۰/- روپے سیکڑہ			〃	خلافت راشدہ پر خوبصورت چارٹ، ایڈیشن ۵/-

اشاعۃ المعارف - ریلوے روڈ - فیصل آباد